رجسٹرڈ نمبر ایل ۶۷

REGD No P. 67

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ

بدر

قادیان

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ
چھ روپے
ششماہی ۳۔۵۰ روپے
ممالک غیر ۷۔۵۰ روپے
فی پرچہ ۱۳ نئے پیسے

جلد ۸ | ۱۸ احسان ۱۳۳۸ ہش - ۱۰ ذوالحجہ ۱۳۷۸ھ - ۱۸ جون ۱۹۵۹ء | نمبر ۲۵

احباب جماعت ہائے ہندوستان کی خدمت میں

چند گذارشات

از جناب مولوی برکات احمد صاحب راجیکی بی۔ اے واقف زندگی قادیان

برادران احمدیت! آپ کو خدا تعالیٰ نے یہ شرف بخشا ہے کہ آپ نے امام وقت، مجدد اعظم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آسمانی آواز کو جو آپ کے اپنے ملک سے بلند ہوئی سنا اور قبول کیا۔ اور دین حق کے احیاء، تجدید و اشاعت کے لئے اس مامور ربانی سے وابستہ ہو کر جان۔ مال اور عزت کی قربانیاں پیش کیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رشد و ہدایت اور نور و برکت کا جو پودہ آج سے پچاس سال سے بیشتر قادیان کی سرزمین میں لگایا تھا۔ وہ مخالفتوں اور ابتلاؤں کی آندھیوں اور طوفانوں میں خدا تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت سے پروان چڑھتا گیا۔ یہاں تک کہ اب وہ ایک تناور اور مضبوط درخت کی شکل اختیار کر چکا ہے جس کی شاخیں دنیا کے تمام گوشوں میں پھیل چکی ہیں۔ اور اس کے خوشگوار اور روح پرور سایہ کے نیچے مختلف اقوام کے لاکھوں خوش بخت انسان آرام پا رہے ہیں۔

تحریک احمدیت کی یہ وسعت و ترقی جہاں احباب جماعت کے ایمانوں کو تازگی بخشتی ہے۔ وہاں ہندوستانی احمدیوں کے لئے غور و فکر کا سامان بھی بہم پہنچاتی ہے۔ اور ان کو نداء آسمانی کے اولین مخاطبین کی حیثیت سے ایک اہم ذمہ داری کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ ہندوستان کا ہر مخلص احمدی اس بات کو ضرور حیرت و استعجاب سے دیکھتا ہے کہ احمدیت کی داغ بیل ہمارے ملک میں ڈالی گئی۔ اور یہیں سے حقیقی اسلام کا نور اکناف عالم میں پھیلا۔ لیکن جہاں بیرونی ممالک میں احمدیت سرعت سے ترقی کر رہی ہے۔ اور اس کا اثر و نفوذ روز بروز بڑھ رہا ہے وہاں ہندوستان کی جماعتوں کی ترقی کی رفتار بہت سست ہے۔ حالانکہ یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے کہ وہ اس ملک کو سب سے بڑھ کر نور اسلام اور احمدیت سے منور کرے اور اسی کو حقیقی اسلام کا ایک روشن مینار بنا دے۔ پس جب الٰہی تقدیر اور قضاء و قدر کا فیصلہ ہمارے حق میں ہے تو صاف ظاہر ہے کہ ہماری ترقی کی رفتار میں سستی کی وجہ محض ہماری جد و جہد میں کوتاہی ہے۔

بے شک ہمارے مقدس آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ مع دیگر خاندان بزرگ کے اس وقت خدائی منشاء کے ماتحت ہم سے دور ہیں۔ اور حضور کی شدید علالت کی وجہ سے ہم آپ کے متواتر اور تازہ بتازہ ارشادات سے بھی ایک حد تک محروم ہیں۔ نیز بعض ناگزیر مجبوریوں کی وجہ سے ہم حضور کی بار بار زیارت کر کے اپنے ایمانوں کو تازہ نہیں کر سکتے۔ لیکن ایسے حالات ہماری جد و جہد کو اور بھی زیادہ تیز کرنے کا موجب ہونے چاہئیں۔ تاہم ان اہم ذمہ داریوں کو احسن طور پر بجا لا سکیں جو ہمارے ملک کی مرکزی حیثیت سے حضور کی غیر حاضری میں عاید ہوتی ہیں۔ اور ایسا نہ ہو کہ جب ہمارے آقا بانیل مرام واپس لوٹیں تو ہمارے حالات کا جائزہ ہمیں خوشنودی کے سرٹیفکیٹ سے محروم کر دے۔ اور ہم اللہ تعالیٰ کے حضور قصور وار ٹھہریں۔ پس ہمیں انفرادی اور اجتماعی اعتبار سے حالات کا محاسبہ کرتے رہنا چاہئیے اور اپنے نقائص اور غلطیوں کو دور کرنے کے لئے پوری کوشش اور جد و جہد کرنا چاہئیے۔ تاکہ جب ہم اللہ تعالیٰ کے پاس جائیں۔ تو وہ محسن و رحیم خدا ہمیں اپنی رضا کے عطر سے ممسوح کرے اور ہم اپنے اچھے حالات کی وجہ سے اولین اور آخرین کے سامنے سرخرو ثابت ہوں۔

حالات کا جائزہ لیجئے اور اصلاح کیجئے (باقی صفحہ ۵ پر)

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۶ جون۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بغرض تبدیلی آب و ہوا کی غرض سے مری میں قیام فرما ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ سے ۹ جون ۱۹۵۹ء کو بذریعہ تار اطلاع فرماتے ہیں کہ:-

"حضور کی صحت قریباً پہلے جیسی ہے احباب جماعت کو حضور انور کی کامل شفایابی کے لئے دعائیں جاری رکھنی چاہئیں۔"

اسلئے احباب اپنے محبوب امام کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے خصوصی دعاؤں کا سلسلہ التزام سے جاری رکھیں۔

قادیان ۱۶ جون۔ نہایت افسوس کے ساتھ احباب جماعت تک یہ خبر پہنچائی جاتی ہے۔ کہ محترم جناب چوہدری عبد اللہ خان صاحب امیر جماعت کراچی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ محترم چوہدری صاحب کی تشویشناک علالت کی خبریں الفضل میں شائع ہو رہی تھیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور آپ کے نیک نمونہ پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

قادیان ۱۶ جون۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں آپ ۱۴ جون کو پاکستان سے بخیریت واپس آ گئے ہیں۔ چند روز سے محترمہ بیگم صاحبہ کی طبیعت علیل ہے۔ اللہ تعالیٰ جلد صحت یاب فرمائے۔ آمین۔

دلائی لامہ کی خدمت میں

احمدیہ جماعت مدراس کی طرف سے تبلیغی خط اور لٹریچر کی پیشکش

مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان سیکرٹری انجمن احمدیہ مدراس نے تبت کے بدھ مذہب کے پیشوا دلائی لاما کو مسوری کے پتہ پر مندرجہ ذیل تبلیغی خط بزبان انگریزی لکھا ہے۔ اور رسالہ لٹریچر بھی پیش کیا ہے:-

بخدمت جناب ہز ہولی نس دلائی لامہ برلا ہاؤس۔ مسوری۔

جناب محترم

میں آپ کے ہندوستان میں عارضی قیام کے بابرکت ہونے کی دعا کرتے ہوئے آپکی خدمت میں کچھ اسلامی لٹریچر پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

ابتدائے آفرینش سے دنیا کے پاکباز لوگ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ انسان کی حقیقی زندگی کا دار و مدار خدائی صفات کو اپنے اندر پیدا کرنے پر ہے۔ اور اس کی جسمانی اور روحانی ترقی خدائی اخلاق کے مطابق زندگی بسر کرنے پر منحصر ہے اور اسی سے دنیا کا امن وابستہ ہے۔ میں آپ کی خدمت میں یہ واضح کرتا ہوں کہ اس خط کے لکھنے سے ہمارا کوئی سیاسی مفاد نہیں۔ ہماری یہ تحریک ایک بین الاقوامی اور مذہبی اسلامی تحریک ہے۔ اور ہم اپنے نقطۂ نگاہ دنیا کے تمام انسانوں کے سامنے پیش کرنا ضروری خیال کرتے ہیں۔

ہم یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ مذہب بہت اہمیت رکھتا ہے اور اس کی اپیل براہ راست انسانی ضمیر پر اثر انداز ہوتی ہے۔ اور یہ اپیل اپنے ساتھ جبر اور دباؤ کا شائبہ نہیں رکھتی ہمارا یہی یقین آپکی خدمت میں مندرجہ ذیل لٹریچر پیش کرنے کا محرک ہوا ہے اور ہم امید کرتے ہیں کہ آپ جماعت کی کوشش کو پسند فرمائیں گے:-

(1) The Holy Prophet mohamad
(2) The Teachings of Islam
(3) Why I believe in Islam
(4) Mohamad the Kindred to Humanity
(5) Islam and Slavery
(6) Islam Versus communism
(7) The present day Ecanomics and Social Problems.
(8) A Heavenly call to the Indian People
(9) The Last message of the Prince of Peace
(10) What is Ahmadiyyat

میں آنجناب سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ مذہب کے متعلق باعتبار مطالعہ اور غور و فکر ان کی بنیاد ہونے کے ان سب پر روشنی ڈالیں گے کیونکہ تحریک احمدیت جو حقیقی اسلام کی آئینہ دار ہے مذاہب عالم کے اتحاد کیلئے کوشاں ہے۔ اور اب آپکا وجود بھی بدھ مذہب میں نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔ لہٰذا کہ [illegible] کرانی ضمن میں آپکے خیالات ہمارے لئے [illegible] بخش ہوں گے۔

ہم آپکی صحت و عافیت کیلئے دعا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ آپکے کام میں آسانی پیدا فرمائے اور آپکے سینہ اسلام کی صداقت کیلئے کھول دے۔ زیادہ آداب۔ مہربانی فرما کر اس خط کی رسید گی سے اطلاع فرمائیں۔ آپکا مخلص

محمد کریم اللہ۔ نوجوان سیکرٹری انجمن احمدیہ مدراس۔

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے رادا آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کیلئے کن الفاظ میں دعا کی جائے

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مد ظلہ العالی

میرے مضمون "دعاؤں اور صدقات کی حقیقت" کو پڑھ کر بعض دوست پوچھتے ہیں کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت اور شفایابی کے لئے کن الفاظ میں دعا کی جائے۔ سو ایسے دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ہمارا خدا ہر زبان جانتا اور سمجھتا ہے بلکہ بے زبانوں کی زبان تک سے واقف ہے۔ اس سے نہ کوئی زبان سے نکلا ہوا لفظ مخفی ہے اور نہ کوئی دل کی گہرائیوں میں چھپی ہوئی خواہش اس سے پوشیدہ ہے۔ پس ہر انسان اپنے قلبی جذبات اور لسانی تلفظات کے مطابق جن الفاظ یا جن اشارات سے بھی دعا کرنے میں سہولت اور حضور قلب پائے اسی کے مطابق دعا کرے۔ خدا اس کوشش کو اور اس کے اخلاص اور اپنی سنت کے مطابق اس سے معاملہ کرے گا۔ اسی لئے قرآن نے دعا کے تعلق میں تضرعاً و خفیة کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں جس سے یہ مراد ہے کہ خدا ایسی دعا کو سنتا ہے جو پھوٹ پھوٹ کر زبان سے نکلتی ہے اور ایسی دعا پر بھی کان دھرتا ہے جو دل کی گہرائیوں کے اندر الجھی رہتی ہے اور زبان پر نہیں آسکتی۔

مگر بہر حال عام حالات میں مسنون دعائیں اور خصوصاً وہ دعائیں جو خود خدا تعالیٰ نے سکھائی ہیں اپنے اندر زیادہ برکت اور قبولیت کا درجہ رکھتی ہیں۔ میں ان دعاؤں میں سے اس جگہ دوستوں کی تحریک کے لئے صرف دو دعائیں درج کرتا ہوں ان میں سے ایک دعا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمودہ ہے اور دوسری دعا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک الہام میں بیان ہوئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمودہ دعا یہ ہے۔ جس کا ذکر حدیث شریف میں آتا ہے:۔

اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ
وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا
شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً
لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا۔

"یعنی اے انسانوں کے خالق و مالک خدا تو حضرت امیر المومنین خلیفة المسیح الثانی کی) بیماری اور تکلیف کو دور فرما کیونکہ تمام شفا تیرے ہاتھ میں ہے اور حقیقةً تیری شفا ہی اصل شفا ہے۔ پس تو حضرت امیر المومنین کو) ایسی شفا عطا کر جس کے بعد بیماری کا کوئی نام و نشان باقی نہ رہے۔"

دوسری دعا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک الہام میں بیان ہوئی ہے اور اس طرح گویا وہ خود خدا کی سکھائی ہوئی دعا ہے۔ یہ دعا ان الفاظ میں ہے:۔

بِسْمِ اللّٰہِ الْکَافِیْ۔
بِسْمِ اللّٰہِ الشَّافِیْ۔
بِسْمِ اللّٰہِ الْغَفُوْرِ
الرَّحِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ
الْبَرِّ الْکَرِیْمِ۔ یَا
حَفِیْظُ یَا عَزِیْزُ یَا رَفِیْقُ
یَا وَلِیُّ اِشْفِ (عَبْدَكَ
امیر المومنین)

"یعنی میں اس خدا کا نام پکارتا ہوں جسے تمام طاقتیں حاصل ہیں اور وہ ہر بات پر قدرت رکھتا ہے اور میں اس خدا کو پکارتا ہوں جو تمام شفاؤں کا مالک ہے اور ہر بیماری کو دور کر سکتا ہے۔ پھر میں اس خدا کا نام پکارتا ہوں جو انسانی کمزوریوں اور دکھوں پر اپنی بخشش کا پردہ ڈالنے والا اور مجسم رحمت ہے اور میں اس خدا کو پکارتا ہوں جو سب سے بڑھ کر مہربان اور سب سے بڑھ کر شفیق ہے۔ اے ہماری حفاظت کرنے والے خدا اور اے زمین و آسمان کے غالب آقا اور اے وہ جو اپنی مخلوقات کو خود اپنی چیز سمجھتا اور ان کا ساتھی ہے اور وہ جو سب کا دوست اور نگران ہے۔ تو اپنے بندے امیر المومنین کو اپنے فضل سے شفا دے۔"

یہ دو دعائیں انشاء اللہ بہت بابرکت اور مؤثر ہوں گی مگر دعاؤں کے تعلق میں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا طریق تھا ہر دعا سے پہلے سورہ فاتحہ اور درود شریف کا پڑھنا بہت مبارک اور بہت مؤثر ہے۔ پس دعا کے وقت اصل دعا سے قبل سورۃ فاتحہ اور درود ضرور پڑھنا چاہیئے بشرطیکہ اس کا موقعہ ہو۔ ورنہ وقت کی تنگی کی صورت میں تو خدا کے فرشتے مومنوں کے ایک لفظ بلکہ دردمند دل کی خواہش تک کو شوق کے ساتھ اُچکتے اور فوراً آسمان پر اُٹھائے جاتے ہیں۔ جیسا کہ مچھلی کے پیٹ میں سے حضرت یونسؑ کی مضطربانہ دعا ایک آنِ واحد میں آسمان تک جا پہنچی۔ ولا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا وھو الغفور الودود۔ والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ لاہور
۹ر جون ۱۹۵۹ء

ہفت روزہ بدر قادیان ——— مورخہ ۱۸ر جون ۱۹۵۹ء

پنجاب میں اُردو

مورخہ ۱۰ر جون کو وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر کیروں نے انبالہ میں انجمن ترقی اردو کی طرف سے پیش کئے گئے ایک ایڈریس کے جواب میں بتلایا کہ

ضلع گوڑگاؤں کی دو تحصیلوں نوح اور فیروز پور جھرکہ نیز مالیر کوٹلہ میں جہاں کہ کافی مسلمان آباد ہیں۔ پہلی زبان کے طور پر اردو پڑھائی شروع کرنے کی تجویز پر غور ہو رہا ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ اردو کوئی غیر ملکی زبان نہیں اور میں اردو کی تعلیم و اشاعت کے لئے مدد دینے کو تیار ہوں۔ آپ نے کہا کہ ہمیں اردو کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ ہمیں دوسری زبانوں کی طرح یہ زبان بھی سیکھنی چاہیئے۔ آپ نے یہ بھی اعلان کیا کہ صوبائی حکومت کسی ایک زبان کو ختم کر کے دوسری زبان کی حوصلہ افزائی کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔ لیکن اگر پنجابی اور ہندی کے حامیوں نے آپس میں نفاق کے بیج بونے کی کوششیں جاری رکھیں تو اردو کو ہمیں پھر سے آگے لانا پڑے گا۔ کیونکہ بطور ایک سیاسی زبان اردو مختلف زبانوں کے اختلافات ختم کرنے کے سلسلہ میں اہم فرائض سر انجام دے سکتی ہے۔

آپ نے مزید بتایا کہ پنجاب میں صدہا سالوں سے محکمہ مال کا تمام ریکارڈ اردو میں رکھا جا رہا ہے۔ اگر اس محکمہ میں نئے بھرتی ہونے والے اردو سے ناواقف ہوئے تو یہ سارا ریکارڈ ناکارہ ہو جائے گا۔

(پرتاپ جالندھر ۱۲/۶/۵۹)

اردو کے متعلق وزیر اعلیٰ کا بیان ٹھوس حقائق پر مبنی ہونے کے ساتھ حامیانِ اردو کے لئے بہت حد تک قابل اطمینان اور امید افزا ہے۔ اس اعلان سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ بھارت کی دیگر ریاستوں کے مقابلہ میں اردو کے لئے پنجاب میں کسی حد تک بیشتر رغبت ہوئی ہے۔ اگر اس کے ساتھ ہی مدارس میں تعلیم دینے کے لئے کتب نصاب کی اشاعت کا بھی مناسب اہتمام کیا جائے تو اردو کے لئے حکومت کی کوششیں زیادہ نتیجہ خیز ثابت ہو سکتی ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس وقت پنجاب یونیورسٹی میں پہلے کی طرح مختلف امتحانات میں اردو زبان میں جوابات لکھے جانے کی اجازت ضرور ہے۔ لیکن بوجہ اس کے کہ مڈل میٹرک وغیرہ کے امتحانات دینے کے وقت اردو میں کتب نصاب دستیاب نہیں ہو سکتیں اس لئے یونیورسٹی کی طرف سے دی گئی اس سہولت سے بہت سے امیدوار فائدہ اُٹھانے سے قاصر رہتے ہیں۔ چنانچہ پچھلے دنوں قادیان کے بعض طالب علموں کے مڈل کے امتحان میں جب اس قسم کا سوال درپیش ہوا۔ تو متعلقہ محکمہ کی طرف رجوع کرنے پر یہی جواب ملا کہ کتب نصاب کو دیکھ لیا جائے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ باوجودیکہ بعض امیدوار اردو میں اپنے پرچے حل کرنے کی خواہش رکھتے تھے ہندی یا پنجابی میں جواب لکھنے پر مجبور ہوئے۔

ہمیں قوی امید ہے۔ کہ حسب وعدہ پنجاب گورنمنٹ جب اردو کے لئے کچھ کرنا چاہتی ہے۔ تو طلباء کے لئے کتب نصاب کا اردو میں چھپوا کرنے کی مشکلات پر بھی ضرور غور کیا جائے گا۔

قارئین بدر کی خدمت میں
عید مبارک

عید الاضحیہ کے موقعہ پر
قادیان میں قربانی دینے کا انتظام

حسب دستور سابق اس سال بھی بیرونجات کے احباب کیلئے اس بات کا انتظام کیا گیا ہے کہ انکی خواہش کے مطابق قادیان کی مبارک بستی میں عید کے موقعہ پر انکی طرف سے قربانی کا جانور ذبح کیا جائے۔ اس لئے ایسے احباب جلد از جلد امیر مقامی کے نام اپنی قربانی کے جانور کی قیمت جس کا ۳۰/- اور ۳۵/- روپے کے درمیان اندازہ کیا گیا ہے بھجوا دیں تا کہ ان کی طرف سے بر وقت قربانی کا انتظام کیا جا سکے عید کے موقعہ پر قادیان میں دی گئی قربانی جہاں آپ کی قلبی مسرت کا موجب ہے وہاں اس سے قادیان کے درویش بھی فائدہ اُٹھا سکیں گے۔ کیونکہ ان میں سے اکثر دوست حالات کی ناسازگاری کی وجہ سے خود قربانی دینے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ اور بیرونجات کے احباب کی طرف سے جو جانور اسجگہ ذبح کیا جائے گا درویشان کرام بھی اس کے گوشت سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ پس احباب کو اس طرف خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

عبد الرحمٰن امیر مقامی قادیان

خطبہ جمعہ

ورثہ کا ایمان کام نہیں آسکتا اعمال ہی ہر شخص کے کام آئیں گے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان حاسبوا قبل ان تحاسبوا کو ہمیشہ نظر رکھو

اور

اپنے اعمال کا محاسبہ کرتے رہو۔

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ ۱۶ ستمبر سنہ ۱۹۴۹ء بمقام لاہور

یہ ایک غیر مطبوعہ خطبہ ہے جسے صیغہ زود نویسی افادۂ احباب کے لئے شائع کر رہا ہے

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

ہماری جماعت جس بنیاد پر قائم ہے وہ دوسری جماعتوں سے بالکل الگ ہے۔

دوسری جماعتوں کی بنیاد

ورثہ پر ہے۔ لیکن ہمارا عقیدہ ہے کہ نہ ورثہ کا گناہ انسان کو ہدایت کے رستہ میں روک سکتا ہے۔ اور نہ ورثہ کی نیکیاں اسے فائدہ پہنچا سکتی ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تم اپنی صلیب آپ اٹھاؤ۔ کرمتیو۔ اس کے معنی یہی ہیں کہ ہر ایک انسان کو اس کے اپنے اعمال کا بدلہ ملے گا نہ ماں باپ کی نیکیاں اس کے کام آئیں گی۔ اور نہ ان کی بدیاں اس کے ثواب کو کم کر سکیں گی۔

احادیث میں آتا ہے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ اپنے بعض عزیزوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ قیامت کے دن میں تمہارے لئے کچھ نہیں کر سکوں گا۔ تمہیں اپنا بوجھ خود اٹھانا پڑے گا۔ اور اپنی جنت کے لئے خود راستہ تیار کرنا پڑے گا۔ اگرچہ یہ ایک حقیقت ہے کہ ہر انسان کو اپنا بوجھ خود ہی اٹھانا پڑتا ہے۔ لیکن عملی طور پر تمام مذاہب عموماً ورثہ پر ہی اپنی بنیاد رکھتے ہیں۔ مثلاً آجکل کا ایک مسلمان اس بات کو کافی سمجھتا ہے وہ ایک مسلمان گھرانے میں پیدا ہوا۔ اور اپنے عقیدہ کے مطابق ایک سچے مذہب کا پیرو کہلایا۔ ایک ہندو اس بات کو کافی سمجھتا ہے کہ وہ ایک

ہندو گھرانے میں پیدا ہوا

اسا پنے عقیدہ کے مطابق ایک سچے مذہب کا پیرو کہلایا۔ ایک عیسائی۔ ایک یہودی یا ایک زرتشتی اس بات پر بالکل مطمئن ہے کہ وہ ایک عیسائی یہودی یا زرتشتی گھرانے میں پیدا ہوا۔ اور اپنے عقیدہ کے مطابق ایک سچے مذہب کا پیرو کہلایا۔ لیکن پیدائش . . . کے . . . سے نہیں بنا . . . خدا تعالیٰ کے فضل کا وارث نہیں بنایا کرتی۔ خدا تعالیٰ کے فضل کا وارث بننے کے لئے ضروری ہے کہ عملی طور پر اس کے حصول کے لئے کوشش کی جائے۔ ایک چھوٹی سے چھوٹی اور ادنیٰ سے ادنیٰ ہستی کو بھی اس وقت تک تسلیم نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ اس میں کسی قسم کی حرکت نہیں پائی جاتی

انسانی زندگی

ایک ادنیٰ کیڑے سے ظہور میں آتی ہے۔ لیکن ڈاکٹر اس کے متعلق بھی یہ اصول پیش کرتے ہیں کہ جب تک اس میں کوئی حرکت نہ ہو۔ وہ انسانی پیدائش کے قابل نہیں ہو سکتا۔ یہ کیڑا کتنا حقیر ہے یہ کیڑا کتنا چھوٹا ہے۔ وہ عام نظروں سے چھپا رہتا ہے۔ بلکہ تیز سے تیز نظر والا بھی اسے نہیں دیکھ سکتا۔ کئی سو طاقت والی خوردبین سے اسے دیکھا جا سکتا ہے۔ لیکن وہ بھی اگر حرکت نہ کرے تو سمجھا جاتا ہے وہ بیکار ہے۔ پس جب ایک ادنیٰ سے ادنیٰ چیز بھی اگر حرکت نہیں کرتی تو اسے بیکار سمجھا جاتا ہے۔ تو پھر انسان کے اندر اگر زندگی کے لئے کشمکش نہیں پائی جاتی۔ اس میں منزل مقصود تک پہنچنے کی جدوجہد نہیں پائی جاتی۔ اور اگر اس جدوجہد کا صحیح نتیجہ نہیں نکلتا تو یہ کیونکر کہا جا سکتا ہے کہ وہ کامیاب ہے یا وہ کامیاب ہونے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ ہم نے

ہر چیز کا جوڑا بنایا ہے

خدا تعالیٰ نے "ہر چیز" فرمایا ہے۔ یہ نہیں فرمایا کہ میں نے انسانوں کو جوڑا بنایا ہے میں نے حیوانوں کو جوڑا بنایا ہے۔ بلکہ فرمایا میں . . . نے ہر چیز کو جوڑا بنایا ہے اور ہر چیز کو جوڑا بنانے کے یہ معنے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا باقی ہر چیز کا جوڑا ہے اور جب خدا تعالیٰ نے ہر چیز کو جوڑا بنایا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ انسانوں فرشتوں۔ حیوانوں۔ جمادات اور نباتات وغیرہ میں سے کوئی چیز بھی ایسی نہیں کہ بغیر اپنے جوڑے کے کوئی نتیجہ پیدا کرتی ہو۔ اسی طرح روح اور اعمال بھی ایک جوڑا ہیں۔ جب تک یہ دونوں آپس میں نہیں ملیں گے کوئی صحیح نتیجہ نکلنا محال ہے۔ اسی لئے

صوفیاء نے کہا ہے

کہ روح خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت کا جوڑا ہے۔ اور جب تک خدا تعالیٰ کا فضل اور رحمت روح سے نہیں ملتے اس وقت تک روحانی نسل جاری نہیں ہو سکتی۔ جب ایک طرف روح ہو گی اور دوسری طرف خدا تعالیٰ کا فضل اور رحمت ہوں گے۔ تب ان سے صحیح نتیجہ پیدا ہو گا۔ اور یہی دونوں چیزیں ہیں جو مل کر روحانی نسل کو قائم کرتی ہیں۔ مجھے یاد ہے۔ میں ابھی بچہ ہی تھا میری عمر ۱۴-۱۵ سال کی ہو گی کہ

میں نے رؤیا میں دیکھا

کہ میں امرتسر میں ہوں۔ امرتسر میں ملکہ کا ایک بت تھا جو سنگ مرمر کا بنا ہوا تھا اس کے اردگرد ایک چبوترہ تھا۔ وہ بھی سنگ مرمر کا بنا ہوا تھا۔ ہال بازار سے گذر کر جب شہر کو جائیں۔ تو یہ بت رستہ میں آتا تھا۔ میں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں اس جگہ پر ہوں۔ چبوترے پر چڑھنے کے لئے سنگ مرمر کی سیڑھیاں بنی ہوئی تھیں میں نے دیکھا کہ ان سیڑھیوں پر تین چار سال کا ایک بچہ کھڑا ہے جو نہایت حسین اور صاف ستھرے کپڑوں میں ملبوس ہے۔ وہ آسمان کی طرف دیکھ رہا ہے

رؤیا میں میں سمجھتا ہوں

کہ یہ مسیح ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد آسمان پھٹا۔ اور اس میں سے ایک چیز زمین کی طرف اترتی ہوئی آئی۔ وہ خوبصورت رنگوں والے لباس میں لپٹی ہوئی تھی اس کے پر تھے جن سے وہ اڑتی ہوئی آ رہی تھی۔ میں رؤیا میں سمجھتا ہوں کہ یہ حضرت مریم ہیں نیچے آ کر جیسے . . . اپنے پر پھیلائے

بچوں کو پروں کے نیچے لے لیتی ہے۔ اسی طرح اس نے بچہ پر اپنے پر رکھ دئیے اور جب اس نے ایسا کیا۔ تو یہ الفاظ میری زبان پر جاری ہوئے کہ

Love Creates Love

یعنی محبت کے نتیجہ میں محبت پیدا ہوتی ہے اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی اس رؤیا کی

میں نے یہ تعبیر سمجھی

کہ مریم جو رؤیا میں بطور ماں دکھائی گئی ہے۔ وہ خدائی محبت ہے اور بچہ جو مسیح کی شکل میں دکھایا گیا ہے وہ روح کی خدا تعالیٰ کی طرف انابت اور جھکنے کا تمثل ہے جب انسانی روح خدا تعالیٰ کی طرف جھکتی ہے تو اس کے نتیجہ میں ایک روحانی وجود پیدا ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ کو ایسا ہی پیارا ہوتا ہے جیسے ماں کو اس کا بچہ۔ خدا تعالیٰ جسم نہیں رکھتا۔ ظاہری ہاتھ۔ ناک۔ اور کان تو مادی ہیں اور فانی ہیں وہ وجود جس سے خدا تعالیٰ پیار کرتا ہے وہ خدا تعالیٰ کی رحمت کے اتصال کے ساتھ پیدا ہوتا ہے وہ گویا بچہ ہے اور خدا تعالیٰ اس کے لئے بمنزلہ ماں ہے اور

یہی وہ چیز ہے

جس سے زندہ انسان پہچانا جاتا ہے۔ بے نتیجہ انسان تو سارے ہوتے ہیں مگر اولاد کے ناقابل مرد۔ بانجھ عورت سے نسل نہیں چلا کرتی۔ وہ وجود اپنی ذات پر ختم ہو جاتا ہے۔ جاری اور زندہ رہنے والی وہ چیز ہوتی ہے۔ جس سے نسل چلنے کا امکان ہو۔ مگر کیا اس سے ظاہری نسل مراد ہے؟ ظاہری نسل سے تو وہ لوگ بھی پیدا ہوتے ہیں۔ جو خدا تعالیٰ سے منہ پھیر لیتے ہیں۔ جو خدا تعالیٰ کی کتابوں اور اس کے رسولوں سے متنفر ہوتے ہیں اور بنی نوع انسان کے لئے عذاب ثابت ہوتے ہیں۔ ہلاکو خاں وغیرہ بھی تو اسی نسل میں سے تھے۔ ابوجہل، فرعون، نمرود اور شداد بھی اسی نسل میں سے تھے اسی میں وہ اشقیاء بھی تھے جنہوں نے اپنے اپنے وقت میں انبیاء کی مخالفت کی۔ اب ظاہر ہے کہ یہ وہ نسل نہیں جس پر خدا تعالیٰ فخر کرتا ہے۔

خدا تعالیٰ جس نسل پر فخر کرتا ہے

وہ وہ نسل ہے جو روحانی طور پر پیدا ہوتی ہے جب کوئی شخص ایسی نسل پیدا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تو وہ صحیح معنوں میں انسان نہیں کہلاتا . . . . صحیح معنوں میں وہی انسان ہے جو روحانی نسل پیدا کرے۔ اور اپنے پیچھے روحانی نسل پیدا کرے اور اپنے پیچھے ایسے وجود چھوڑ جائے جن کے ذریعہ دنیا میں ہدایت باقی رہے۔ اگر کوئی شخص ایسا ہے جس کے ذریعہ روحانی نسل پیدا ہوتی ہے تو وہ

اپنے فرض کو پورا کر رہا ہے

لد کامیاب کہلا سکتا ہے ورنہ نہیں۔ اگر لوگ ایسی نسل جاری کرتے ہیں تو دنیا پر یہ تباہی کیوں آتی؟ دنیا پر تباہی اور بربادی اسی وقت آتی ہے جب باطنی طور پر لوگوں میں وہ خوبیاں نہ پائی جائیں۔ جن کی وجہ سے روحانی نسل قائم رہتی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ہے ان شانئك هو الابتر۔ تیرا دشمن کہتا ہے کہ تیری نرینہ اولاد نہیں وہ جھوٹ بولتا ہے۔ تیری نرینہ اولاد موجود ہے۔ ہاں تیرے دشمن کی نرینہ اولاد نہیں تھی حالانکہ واقع یہ تھا کہ آپ کی ظاہری طور پر نرینہ اولاد نہیں تھی۔ اور آپ کے شدید ترین دشمنوں میں سے قریباً تمام کی

نرینہ اولاد تھی

ابوجہل کی نرینہ اولاد تھی۔ عتبہ کی نرینہ اولاد تھی۔ شیبہ کی نرینہ اولاد تھی۔ عاص کی نرینہ اولاد تھی۔ یہ آپ کے شدید ترین دشمن تھے اور ان سب کی نرینہ اولاد موجود تھی۔ اور اگر نرینہ اولاد نہیں تھی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ لیکن جس شخص کی اولاد نہیں تھی اُسے مخاطب کرتے ہوئے خدا تعالیٰ نے کہتا ہے کہ تیری نرینہ اولاد ہے۔ اور جن لوگوں نرینہ اولاد موجود تھی انہیں کہتا ہے کہ ان کی نرینہ اولاد نہیں۔ ان دونوں متقابل بیانات سے صاف پتہ چلتا ہے کہ اس میں خدا تعالیٰ نے

اسی نکتہ کی طرف اشارہ کیا ہے

جس کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے اور وہ یہ کہ خدا تعالیٰ نے جب یہ فرمایا کہ تیری نرینہ اولاد ہے تو اس سے یہ مراد تھی کہ آپ کی روحانی اولاد ہوگی۔ اور دشمن کے متعلق جب یہ کہا کہ ان کی نرینہ اولاد نہیں ہوگی تو اس سے یہ مراد تھی کہ ان کی روحانی اولاد نہیں ہوگی۔ چنانچہ حضرت عکرمہؓ کو دیکھ لو حضرت عکرمہؓ ابوجہل کے بیٹے تھے۔ وہ ابوجہل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ نرینہ اولاد کے نہ ہونے کا طعنہ دینے والا تھا۔ جیسے پنجابی میں کہا کرتے ہیں۔ اونترا نکھترا۔ اسی طرح کہا کرتا تھا کہ یہ تو نعوذ باللہ اونترا نکھترا ہے۔ یہ مرجائے گا تو اس کا سلسلہ تباہ ہو جائے گا۔ اسی ابوجہل کا بیٹا موجود تھا۔ جو فتح مکہ تک مخالفت کرتا رہا۔

جب فتح مکہ ہوئی

تو وہ مکہ سے بھاگ گیا اور اس نے چاہا کہ کسی اور ملک میں چلا جائے۔ عکرمہؓ کی بیوی دل سے مسلمان تھی۔ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور اس نے کہا یا رسول اللہ! آپ کا عفو بہت بڑا ہے۔ اگر آپ کا ایک دشمن آپ کے زیر سایہ پرورش پا جائے تو کیا حرج ہے۔ شاید خدا تعالیٰ اسے ہدایت دیدے۔ آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔ اس نے کہا کیا آپ اجازت دیں گے کہ عکرمہ اس ملک میں رہے اور آپ کے زیر سایہ زندگی بسر کرے۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ اس نے کہا لیکن وہ تو دشمن ہے۔ اور میں جانتی ہوں کہ

وہ یہ پسند نہیں کرے گا

کہ اسلام لے آئے۔ کیا آپ اُسے کفر کی حالت میں ہی یہاں رہنے دیں گے۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ اس نے پھر کہا کیا میں عکرمہؓ سے کہوں کہ وہ اپنے مذہب پر قائم رہتے ہوئے مکہ میں رہ سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں بے شک کہہ دو۔ عکرمہ مکہ سے بھاگ کر دوسرے ملک میں جانے کے لئے سمندر کے کنارے پہنچ چکا تھا۔ وہ کشتی میں سوار ہونے ہی لگا تھا کہ اس کی بیوی وہاں پہنچی اور اس نے عکرمہؓ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ تم کہتے ہو کہ میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت کے ماتحت نہیں رہوں گا۔ لیکن ان کا تو یہ حال ہے کہ جب میں نے اُن سے کہا کہ کیا آپ عکرمہ کو مکہ میں رہنے کی اجازت دیتے ہیں تو آپ نے فرمایا۔ ہاں۔ میں نے کہا وہ آپ کا شدید ترین دشمن ہے اور میں جانتی ہوں کہ وہ اسلام نہیں لائے گا۔ وہ کافر ہونے کی حالت میں یہاں رہے گا۔ کیا آپ اُسے اس حالت میں بھی یہاں رہنے کی اجازت دیں گے۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں۔ وہ تو اتنی مہربانی کرتے ہیں۔ اور تم ان کے زیر سایہ مکہ میں رہنا پسند نہیں کرتے۔ عکرمہؓ نے کہا کیا یہ سچ ہے؟ اس کی بیوی نے کہا۔ ہاں۔ عکرمہؓ نے کہا چلو میں خود یہ بات ان سے پوچھتا ہوں چنانچہ

عکرمہؓ واپس آئے

اور اپنی بیوی سے کہا۔ مجھے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے چلو۔ میں خود آپ کے منہ سے یہ بات سننا چاہتا ہوں۔ چنانچہ وہ انہیں ساتھ لے کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ عکرمہؓ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ایک بات ہے جو میں دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ میری بیوی کہتی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ میں آپ کے زیر سایہ مکہ میں رہ سکتا ہوں کیا یہ درست ہے؟ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں۔ عکرمہؓ نے کہا

ایک اور بات بھی ہے

وہ کہتی ہے کہ میں باوجود دشمن ہونے کے اور اسلام نہ لانے کے بھی یہاں رہ سکتا ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں۔ اب بظاہر تو یہ ایک معمولی بات تھی۔ ایک غالب شخص مغلوب سے کہتا ہے کہ میں تمہارا قصور معاف کرتا ہوں اور اپنے مذہب پر قائم رہتے ہوئے ملک میں رہنے کی تمہیں اجازت دیتا ہوں۔ اگر اس سلوک کو سامنے رکھا جائے جو وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا کرتا تھا تو معلوم ہوتا تھا کہ یہ انسانی فعل نہیں۔ عکرمہؓ یہ خیال بھی نہیں کر سکتے تھے کہ ان سے ایسا سلوک ہو سکتا ہے۔ انہوں نے جب یہ بات سُنی تو یقین کر لیا کہ یہ سلوک سوائے خدا تعالیٰ کے رسول کے اور کوئی نہیں کر سکتا۔ چنانچہ جونہی یہ فقرہ آپ کے منہ سے نکلا۔ کہ عکرمہ تم باوجود دشمن ہونے کے مکہ میں رہ سکتے ہو تو عکرمہؓ نے کہا۔

میں گواہی دیتا ہوں

کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ عکرمہ ہم تمہیں صرف معاف ہی نہیں کرتے بلکہ تم اپنے لئے جو کچھ مانگو ہم تمہیں آج فدیں گے۔ اس پر وہی دنیا دار عکرمہؓ جو مکہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زیر سایہ رہائش کو بھی پسند نہیں کرتا تھا وہ یہ خیال نہیں کرتا کہ آپ نے دوسروں کو

لاکھوں کے اموال بخش دیئے

ہیں۔ میں بھی کچھ مانگ لوں تا آرام کے ساتھ زندگی بسر کر سکوں۔ بلکہ ایک منٹ کے اندر اندر ایمان نے اس کے اندر ایسا تغیر پیدا کر دیا کہ جب آپ نے کہا عکرمہ تم اپنے لئے جو کچھ مانگو ہم آج دیں گے۔ تو عکرمہؓ نے کہا یا رسول اللہ اس سے بڑھ کر اور کونسی چیز آپ مجھے دے سکتے ہیں کہ مجھے ہدایت مل گئی۔ آپ میرے لئے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ میری تمام شرارتیں اور کوتاہیاں معاف کر دے۔ غرض اس وقت عکرمہؓ اس ابوجہل کا بیٹا نہ رہا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اونترا نکھترا کہا کرتا تھا (نعوذ باللہ) بلکہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا روحانی بیٹا بن گیا۔ گویا اس وقت ابوجہل اونترا نکھترا تھا اور

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی اولاد

موجود تھی۔ اسی طرح عاص تھا جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا شدید دشمن تھا وہ مکہ والوں کا لیڈر کہلایا کرتا تھا اور مخالفت میں انتہا کو پہنچا ہوا تھا۔ اس کا بھی ایک بیٹا تھا جو مسلمان ہو گیا۔ بلکہ اس کا پوتا اپنے باپ سے بھی پہلے مسلمان ہو گیا تھا اس کا نام عبداللہ بن عمروؓ تھا۔ عبداللہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے لڑا کرتے تھے۔ مگر عمروؓ اپنی دشمنی کی وجہ سے ایک عرصہ تک آپ کے خلاف لڑتا رہا۔ ایک دن ایسا ہوا کہ اس کی آنکھیں کھلیں وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ پر ایمان لے آیا۔ یہی عمروؓ جب مرنے لگے تو وہ روتے تھے۔ بیٹے نے پوچھا آپ روتے کیوں ہیں؟ خدا تعالیٰ نے آپ کو اپنے رسول پر ایمان لانے کی توفیق بخشی ہے اور آپ مسلمان ہو کر مر رہے ہیں۔ انہوں نے روتے ہوئے کہا۔ میرے بیٹے مجھے پتہ نہیں کہ

اگلے جہان میں میرا کیا حال ہوگا

ایمان لانے سے پہلے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اتنا شدید دشمن تھا کہ باوجود اس کے کہ آپ میرے قریبی رشتہ دار تھے۔ جس دن آپ نے دعویٰ کیا۔ بغض کی وجہ سے میں نے آپ کی شکل نہیں دیکھی۔ اور اُس وقت اگر مجھ سے کوئی شخص آپ کا حلیہ دریافت کرتا تو میں اُسے بتا نہیں سکتا تھا پھر اُسے میرے بیٹے مجھے خدا تعالیٰ نے ایمان نصیب کیا اور

یہ معمولی تغیر نہ تھا

لیکن جب میں ایمان لایا تو آپ کی عظمت کا مجھ پر اتنا اثر ہوا کہ رعب کی وجہ سے میں نے آپ کی شکل کبھی نہیں دیکھی۔ اور اگر اب بھی کوئی شخص مجھ سے آپ کا حلیہ پوچھے تو میں نہیں بتا سکتا۔ مگر آپ کے فوت ہونے کے بعد کئی قسم کے جھگڑے شروع ہوئے اور ہم آپس میں لڑتے رہے۔ اگر میں آپ کی زندگی میں مر جاتا تو اور بات تھی۔ لیکن آج آپ کی وفات پر ایک لمبا عرصہ گذر جانے کے بعد میں فوت ہو رہا ہوں اور پتہ نہیں کہ آپ کی وفات کے بعد مجھ سے کیا کیا کوتاہیاں سرزد ہوئیں۔ میں ڈرتا ہوں کہ ایسا نہ ہو میں اگلے جہان میں بھی آپ کی زیارت سے محروم رہوں۔

اب دیکھو

کیا یہ عمروؓ عاص کا بیٹا تھا یا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ ہر شخص جس میں عقل موجود ہے یہی کہے گا کہ بے شک عمرو عاص کے گھر پیدا ہوا تھا مگر اس نے اُسے لا کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں رکھ دیا۔ اسی طرح خالدؓ بن ولید رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عداوت میں بہت شہرت رکھتے تھے۔ یہ وہ شخص ہیں جنہوں نے عکرمہؓ کے ساتھ مل کر اُحد کے موقعہ پر اپنے خیال میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو شہید کر دیا تھا۔ یہ وہ شخص ہے جو سپاہ سمیت پیچھے سے ہو کر مسلمانوں پر حملہ کیا اور ان کی فتح کو شکست سے بدل دیا۔ لیکن یہی خالدؓ جب مرنے لگے۔ تو مرنے سے قبل روتے لگ جاتے ہیں۔ ان کے ایک دوست نے پوچھا

خالدؓ تم روتے کیوں ہو

خدا تعالیٰ کے رستہ میں تمہیں جہاد کرنے کی کتنی بڑی توفیق ملی ہے۔ خالدؓ نے کہا تم میرے قریب آؤ اور میری ٹانگ سے کپڑا اٹھا کر دیکھو کہ کیا کوئی ایک انچ بھی جگہ ہے جس پر تلوار کا نشان نہ ہو۔ اس نے کپڑا اُلٹ کر دیکھا اور واقعہ میں ایک انچ بھی کوئی ایسی جگہ نہیں تھی جہاں تلوار کا نشان نہ ہو۔ خالدؓ نے کہا اچھا میری دوسری ٹانگ ننگی کرو۔ اس نے دوسری ٹانگ ننگی کی اور دیکھا کہ اس پر بھی ہر جگہ تلوار کے نشان لگے ہوئے ہیں۔ خالدؓ نے کہا، اچھا میرے ہاتھ ننگے کرو۔ میرے سینے پر سے کپڑا اُٹھاؤ۔ میری پیٹھ پر سے کپڑا اُٹھا کر دیکھو۔ میرے سر پر نظر دوڑاؤ۔ میری گردن کو ننگا کر کے دیکھو میرے تمام جسم پر ایک انچ بھی ایسی جگہ نہیں جس پر تلوار کا نشان نہ ہو۔ پھر خالدؓ رو پڑے اور کہا خدا کی قسم میں اپنے آپ کو ہر خطرہ میں ڈالتا رہا اور

میری خواہش تھی

کہ میں شہید ہو کر دائمی زندگی پاؤں۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ میں آج چارپائی پر تڑپ تڑپ کر مر رہا ہوں۔ اب دیکھ لو کیا یہ خالدؓ ولید کا بیٹا تھا۔ وہ ظاہری طور پر ولید کا بیٹا تھا لیکن باطنی طور پر وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں شامل ہو گیا تھا۔ وہ یقیناً ولید کے گھر پیدا ہوا۔ لیکن فرشتوں نے اُسے

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی گود میں لا ڈالا۔ اور ثابت کر دیا۔ کہ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَر۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نرینہ اولاد تھی آپؐ کے دشمن کی نرینہ اولاد نہیں تھی۔ پس یہ ایک زندہ مانی نشان اور علامت ہے کہ زندہ انسان اپنے پیچھے ایسے وجود چھوڑ جاتا ہے جن سے لوگ ہدایت پاتے ہیں۔ جو شخص ایسے وجود اپنے پیچھے چھوڑتا ہے وہ کامیاب کہلا سکتا ہے اور اپنی زندگی پر فخر کر سکتا ہے۔ لیکن جس کے پیچھے ایسے وجود نہیں پائے جاتے اسے خالی نمازیں اور روزے۔ کچھ فائدہ نہیں دے سکتے۔ پس میں

تمہیں نصیحت کرتا ہوں

کہ تم اپنے اعمال کا محاسبہ کرتے رہا کرو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

حَاسِبُوا قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوا۔

پیشتر اس کے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے تم اپنا محاسبہ خود کر لو۔ ہوشیار کلرک معائنہ سے پہلے دو چار راتیں لگا کر اپنا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق

ڈاکٹری رپورٹوں کا خلاصہ

قادیان ۱۴ رجون۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ہفتہ زیر اشاعت میں محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی طرف سے اخبار الفضل میں جو ڈاکٹری رپورٹیں شائع ہوتی ہیں ان کا خلاصہ ذیل میں دیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

مری ۱۰ رجون (۸ بجے صبح) کل مورخہ ۹ رجون ۱۹۵۹ء کو حضور کی طبیعت گو عام طور پہ بہتر رہی مگر بے چینی کی تکلیف بار بار ہو جاتی تھی جس کی وجہ سے فکر رہا۔ رات نیند وقفوں کے ساتھ آئی۔ اب صبح کے وقت طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہتر معلوم ہوتی ہے اگرچہ ہلکی بے چینی ہے احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں تا اللہ تعالےٰ اپنے خاص فضل اور قدرت سے حضور کو تمام عوارض سے کامل شفا عطا فرمائے۔

مری ۱۱ رجون (۸ بجے صبح) کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے عام طور پر اچھی رہی کبھی کبھی بے چینی کی تکلیف ہو جاتی ہے۔ رات نیند اللہ تعالےٰ کے فضل سے گذشتہ راتوں کی نسبت بہتر آئی۔ آج صبح شدید بے چینی کی تکلیف شروع ہو گئی تھی جس میں اس وقت قدرے افاقہ ہے۔

مری ۱۲ رجون بوقت پونے نو بجے صبح۔ کل دن بھر حضور کی طبیعت بوجہ بے چینی خراب رہی۔ رات نیند اچھی طرح نہیں آئی۔ آج صبح کافی بے چینی رہی۔

مری ۱۳ رجون (بوقت چار بجے شام) کل صبح حضور کی طبیعت بوجہ بے چینی خراب رہی مگر اس کے بعد اللہ تعالےٰ کے فضل سے طبیعت بہتر ہو گئی۔ اور دن بھر طبیعت اچھی رہی۔ رات نیند گزشتہ راتوں کی نسبت اچھی آ گئی۔ آج صبح کے وقت طبیعت کل صبح کی نسبت اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہتر تھی۔ مگر اس کے تھوڑی دیر بعد طبیعت میں بے چینی شروع ہو گئی۔ اس کی وجہ سے بہت فکر ہے۔ بعض اوقات بے چینی میں کچھ فرق ہوتا ہے۔

مری ۱۴ رجون۔ بوقت ۶ بجے صبح کل صبح ۹ بجے حضور اقدس کو شدید بے چینی اور گھبراہٹ شروع ہو گئی جو دیر تک رہی۔ اس کے بعد اس میں کچھ کمی آ گئی اور حضور نے کچھ آرام بھی فرمایا۔ شام کو ضعف کی شکایت ہو گئی۔ رات نیند اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی آ گئی اس وقت کچھ ضعف کی شکایت ہے۔

احباب کرام اپنے شافی و قادر خدا تعالےٰ کے حضور گریہ و زاری اور دعاؤں میں لگے رہیں۔ تا وہ ہمارے پیارے امام کو کامل شفا عطا فرمائے اور صحت والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین۔

یوم خلافت کی مبارک تقریب پر مختلف جماعتوں میں جلسے

پینگاڈی

زیر صدارت مکرم مولوی محمد عبد اللہ

صاحب مالابادی مورخہ ۵۹-۵-۱۹ کو بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ میں جلسہ "یوم خلافت" منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن کریم جناب انیس وی قمر الدین صاحب نے فرمائی۔ اس کے بعد مکرم مولوی محمد ابو الوفا صاحب نے خلافت پر تقریر فرمائی۔ اور خلافت کیا ہے اور اس کی ضرورت اور اہمیت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

مکرم پریذیڈنٹ صاحب نے اپنی اختتامی تقریر میں بھی خلافت کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے احباب جماعت کو خلافت سے دائمی وابستگی کی تلقین کی۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے لئے اجتماعی دعا کی گئی کہ اللہ تعالےٰ حضور کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا کرے۔ آمین۔

پی احمد سیکرٹری تبلیغ
جماعت احمدیہ پینگاڈی

حساب ٹھیک کر لیتا ہے اسی طرح تمہیں بھی اپنے نفس کا محاسبہ کر کے یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ آیا تمہاری روحانیت کے نتیجہ میں کوئی چیز پیدا ہوتی ہے؟ اگر تمہاری روحانیت کے نتیجہ میں کوئی چیز پیدا ہو رہی ہے تو سمجھ لو تمہارا ایمان درست ہے اور اگر نہیں تو تمہارا ایمان ورثہ کا ایمان ہے۔ اور

ورثہ کا ایمان کچھ فائدہ نہیں دیتا

نجات وہی شخص پاتا ہے جو بقول حضرت مسیح علیہ السلام اپنی صلیب خود اُٹھاتا ہے۔ نجات وہی شخص پاتا ہے جو اپنے درخت خود لگاتا ہے۔ جو شخص دوسرے کے باغ میں داخل ہوتا ہے اسے چوروں کی طرح باہر نکال دیا جاتا ہے۔ اسی طرح وہ شخص جو ورثہ کے طور پر جنت میں داخل ہونے کی کوشش کرے گا اسے فرشتے پرے دھکیل دیں گے۔ کیونکہ وہ چور ہوگا۔ اور چور کو جنت میں داخل نہیں ہونے دیا جاتا۔

جماعت احمدیہ حیدر آباد و سکندر آباد

مورخہ ۵۹-۵-۱۷ بعد نماز مغرب محترم امیر صاحب کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم کے بعد جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی نظم کے بعد مکرم محمد عبد اللہ صاحب بی۔ ایس سی نے جلسہ کی غرض و غایت بیان فرمائی۔ اس کے بعد خاکسار نے "مقام خلافت" کے موضوع پر آیت استخلاف سے استدلال کرتے ہوئے روشنی ڈالی۔ خاکسار کے بعد چوہدری مبارک علی صاحب اسپیکر بیت المال نے خلافت کے بارہ میں جماعت کی ذمہ داری کو تفصیل سے دلنشین پیرایہ میں بیان فرمایا۔

مولوی صاحب موصوف کے بعد تمام سامعین کو حضرت اقدس کے ہر دو پیغامات کی ایک ایک مطبوعہ کاپی تقسیم کر دی گئی۔ اور مکرم مولوی سراج الحق صاحب نے یہ پیغام تمام حاضرین کو بلند آواز سے سنا دیا۔

جلسہ کے اختتام سے قبل مکرم نائب امیر صاحب کی طرف سے مکرم میر احمد صادق صاحب نے صدقات کی تحریک کی۔ آخر میں محترم صدر صاحب نے حضرت اقدس کی کامل صحت یابی اور درازی عمر کے لیے اجتماعی دعا کرائی۔ اور دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

اسی جلسہ میں مردوں کے علاوہ جماعت کی خواتین اور بچے بھی شریک تھے اور جلسہ کے بعد دوستوں نے اسی وقت صدقہ کے لئے رقم بھی [illegible]

جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان سے چند گذارشات (بقیہ صفحہ اول)

کے محاسبہ کرنے کے لئے بہت سے امور مدنظر رکھنے ضروری ہیں۔ ذیل میں خاکسار صرف چند باتیں بطور مثال عرض کرتا ہے تاکہ احباب ان کو مدنظر رکھ کر اپنی علمی، عملی اور تنظیمی حالت کو درست رکھ سکیں اور ایمان کا وہ پودہ جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی برکت سے ان کے دلوں میں لگایا گیا ہے۔ سرسبز و شاداب رہے بلکہ ہر آن بڑھتا اور پروان چڑھتا جائے۔

(۱) سب سے اہم بات جو جماعتی اصلاح و ترقی کے لئے ایک محور کا کام دیتی ہے اور جس کے بغیر احباب جماعت کا انفرادی اور اجتماعی طور پر ترقی کرنا ممکن نہیں۔ وہ خلیفۂ وقت اور اس کے قائم کردہ نظام کی اطاعت و احترام ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے الامام جُنّةٌ یقاتل من ورائه یعنی امام ایک ڈھال ہے جس کی پناہ میں مومنوں کی جماعت اپنی روحانی جدوجہد اور مقابلے میں آگے بڑھتی ہے۔ پس ہر مخلص احمدی کا یہ فرض ہے کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح اور آپ کے قائم کردہ مرکزی نظام کی دلی اطاعت کریں۔ قرون اولیٰ میں جب تک مسلمان خلافت کے دامن سے وابستہ رہے۔ وہ تشتت و افتراق اور قومی نقصان سے بچے رہے۔ اور ان کا ہر نیا قدم پچھلے قدم سے آگے پڑتا رہا۔ یہانتک کہ وہ ایک قلیل عرصے میں دنیا کے بڑے حصے پر حکمران ہو گئے اور انکی زندگیاں دینی و دنیوی اعتبار سے نہایت کامیاب حکمران بن گئیں۔ احمدیہ جماعت میں بھی ان خلافت نے جو فیوض و برکات حاصل کیں وہ ہماری تاریخ کا ایک کھلا ہوا باب ہے۔ ہمارے مقدس امام (اللہ تعالیٰ آپ کی صحت و عمر میں برکت دے) نے جس طرح غریب اور کمزور جماعت کو اپنے پروں کے نیچے سنبھالا اور دین اور دنیا کے ہر شعبے میں احمدیوں کی تفصیلی رہنمائی کی اس کے عظیم الشان نتائج ہم سب کے سامنے ہیں۔ پس احباب کو چاہیئے کہ وہ مرکزی نظام کا پورا پورا احترام کریں تاکہ ان کا روحانی مقام بھی بلند سے بلند تر ہوتا جائے اور دنیوی رنگ میں بھی ان کی زندگی کامیاب ہو۔

(۲) دوسرے نمبر پہ نماز با جماعت کی ادائیگی ان فرائض میں سے ہے جو بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس سے علاوہ روحانی مدارج کی بلندی کے بے شمار قومی اور اجتماعی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ اور یہ بات تجربے سے ظاہر ہے کہ جس جس مقام پر احمدیہ مساجد موجود ہیں۔ یا با جماعت نماز کے لئے کوئی دوسرا متبادل انتظام پایا جاتا ہے۔ وہاں جماعت کی روحانی، تربیتی اور تنظیمی حالت بہت بہتر ہے اور ایسی جماعت تبلیغی جہاد میں بھی دوسروں سے آگے ہے۔ پس احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ با جماعت نماز ادا کرنے کے لئے پورا پورا التہد کریں۔ بعض لوگ معمولی عذرات یا اختلاف کی بنا پر کسی مقررہ امام الصلوٰۃ کے پیچھے نماز پڑھنے سے انکار کر دیتے ہیں۔ یہ اسلامی روح اور اجتماعی اتحاد کے منافی ہے۔ ہر مخلص احمدی کو اس سے بچنا چاہیئے۔ جس جگہ احمدیہ مسجد نہیں وہاں مسجد تعمیر کرنے کی کوشش کی جائے۔ اور جب تک یہ انتظام نہ ہو کم از کم کسی موزوں جگہ پر اکٹھے ہو کر با جماعت نماز ادا کی جائے۔

(۳) شرعی فرائض میں سے رمضان کے روزوں کی بھی خاص اہمیت ہے۔ اور روحانی ترقیات اور قومی فوائد کے اعتبار سے یہ عبادت بہت ہی ضروری اور اہم ہے۔ بعض دوست بغیر کسی واجبی عذر کے روزوں کو چھوڑ دیتے ہیں۔ اور اس طرح بہت بڑی برکات سے محروم ہو جاتے ہیں۔ احباب کو اس مقدس فریضہ کی طرف بھی خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ بلکہ نفلی روزے بھی خاص خاص مواقع پر رکھ کر اپنی روح کو جلا دینا چاہیئے۔ آج کل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے بھی نفلی روزے رکھ کر دعاؤں میں مصروف ہونا خدا تعالیٰ کے خاص فضلوں کو جذب کرنے کا باعث ہوگا

(۴) صاحب نصاب ہونے کی صورت میں زکوٰۃ کی ادائیگی پورے اہتمام سے کرنا بھی ایک اہم شرعی فریضہ ہے۔ اس کے ساتھ سلسلہ کی طرف سے مقرر کردہ چندوں کو شرح کے مطابق ادا کرنا بھی بہت ضروری ہے۔ یہ وہ مالی جہاد ہے جس کی برکت سے آج احمدیہ جماعت باوجود قلت تعداد کے دینی خدمات میں دوسروں سے تمام دنیا کی نظریں تحریک احمدیت کی طرف حیرت و استعجاب سے اٹھ رہی ہیں۔ اس تعلق میں وصیت کے نظام میں شمولیت بہت بڑی برکت اور روحانی مقام کے حصول کا موجب ہے۔

(۵) تبلیغ دین کا فریضہ بھی ایک نہایت اہم فریضہ ہے۔ جس کو دوسرے الفاظ میں جہاد کبیر کہا جا سکتا ہے۔ تنظیمی، تربیتی اور روحانی اعتبار سے یہ فریضہ جماعت کے لئے ریڑھ کی ہڈی کے حکم میں ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ تبلیغی جہاد سے جو نور و برکت اور روحانی زندگی احمدیوں کو حاصل ہوتی ہے اس کی مثال دوسری خدمات میں نہیں مل سکتی۔ احباب کو چاہیئے کہ مرکز کی ہدایات کے ماتحت تبلیغ کے ہر پروگرام میں دوسرے کاموں پر ترجیح کر کے بھی حصہ لیں تبلیغی جلسوں میں شمولیت یوم التبلیغ کو منانے میں دلچسپی۔ فارغ ایام کو تبلیغ کے لئے وقف کرنا۔ لٹریچر کی اشاعت میں امداد و تعاون۔ سال میں ایک یا زیادہ افراد کو تبلیغی کوشش سے حلقہ بگوش احمدیت کرنا۔ اور اسی قسم کے دوسرے پروگراموں میں دلچسپی لینا ہر احمدی کے لئے ضروری ہے۔ یہ بات تجربہ سے ظاہر ہے۔ کہ جہاں احمدی احباب تبلیغی سرگرمی دکھا رہے ہیں وہاں پر تربیتی نقائص اور باہمی تنازعات بہت کم پائے جاتے ہیں لیکن جہاں تبلیغ کے فریضہ کی ادائیگی میں سستی پائی جاتی ہے وہاں اندرونی مناقشات کی زیادتی ہے۔ اور روحانی اور علمی لحاظ سے بھی نقائص پائے جاتے ہیں۔ پس میں تمام احباب سے گذارش کروں گا کہ وہ آگے بڑھیں اور اپنی طاقتیں اور قابلیتیں خدا کے دین کا پیغام پہنچانے میں صرف کریں۔ یقیناً وہ شکور اور مہربان خدا اپنی تمام قدرتوں کے ساتھ ایسے مخلص طوعی مبلغین کی تائید و نصرت کے لئے کھڑا ہو جائے گا۔ اور وہ غیر معمولی عادات فضلات ملاحظہ کریں گے۔ تبلیغ کا کام صرف تنخواہ دار مبلغوں کا نہیں بلکہ یہ ہر احمدی کا فریضہ ہے جس کو ادا کرنا ہر احمدی کی زندگی کا اہم ترین مقصد ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے۔

(۶) احباب کی علمی و روحانی ترقی کے لئے تلاوت قرآن کریم۔ مطالعہ حدیث و کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام و بزرگان سلسلہ بھی نہایت ضروری ہے۔ کتاب اللہ اور دیگر روحانی کتب کے مطالعہ سے قلب پر اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کا نزول ہوتا ہے اور علاوہ دینی معارف و حقائق سے آگاہ ہونے کے قرب الٰہی کی نعمت سے حصہ ملتا ہے۔ اور یہ انعام ایسا نہیں کہ جسے کوئی سچا احمدی بھی مسابقت کے جذبہ سے حاصل کرنے کے لئے جدوجہد نہ کرے۔

(۷) احباب کی اصلاح و ترقی کے لئے مقامی جماعت کے اجتماعی پروگراموں میں شمولیت بھی بہت ضروری ہے۔ مثلاً وقار عمل، خدمت خلق اور اسی قسم کے دیگر پروگراموں پر عمل پیرا ہونے کے لئے مجالس خدام الاحمدیہ یا مقامی جماعت کے عہدیداران سے پورا پورا تعاون کرنا چاہیئے۔

(۸) اسی ضمن میں بعض دیگر متفرق امور بھی قابل توجہ و اصلاح ہیں جن کو نظر انداز کرنے سے جماعت کے اعلیٰ اخلاق پاکیزہ نمونہ اور شہرت کو دھبہ لگتا ہے۔ بد معاملگی یعنی کسی سے کوئی چیز یا روپیہ لے کر حسب وعدہ ادائیں نہ کرنا۔ دوسروں پر افتراء یا ناواجب کسی کی غیر حاضری میں اسکی برائی بیان کرنا۔ بدکاری یعنی لغو کردار۔ اور کام ملنے پر بھی کام اس عذر پر نہ کرنا کہ ایسا کام شان کے منافی ہے۔ بد زبانی یعنی غصہ کی حالت میں خلاف تہذیب اور خلاف اخلاق الفاظ استعمال کرنا۔ حقہ نوشی یا سگریٹ نوشی اور تمباکو کے دیگر مضر رساں استعمالات والدین کی خدمت اور روزہ داری میں غفلت بالجبر ماہی برتنا۔ شراب یا دیگر منشی اشیاء استعمال کرنا۔ سود لینا۔ کھانے پینے میں اسراف کرنا۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کو عار سمجھنا۔ مقدمہ بازی اور جھگڑے اور تنازعات کی طرح ڈالنا۔ لغو کھیلوں مثلاً تاش۔ پتنگ بازی وغیرہ میں اپنے اوقات عزیزہ کو ضائع کرنا۔ شادی بیاہ اور دیگر تقریبات پر رسومات کی پیروی کرتے ہوئے اسراف اور فضول خرچی سے کام لینا۔ اور دینی اغراض کو پس پشت ڈالتے ہوئے رسمی شرائط کی وجہ سے رشتوں میں مشکلات پیدا کرنا یہ سب عیوب ایسے ہیں جن کو جلد از جلد احباب جماعت کو چھوڑنا ضروری ہے۔

(۹) ایک نہایت ضروری امر یہ ہے کہ بعض دفعہ احمدی کہلانے والوں کے دل میں بھی مرکز سلسلہ اور نظام سلسلہ کے متعلق اعتراضات پیدا ہو سکتے ہیں۔ مگر بسا اوقات ایسے اعتراضات فتنے پیدا کرنے کی غرض سے منافق طبع لوگ پیدا کرتے ہیں اس لئے اس معاملہ میں بہت ہوشیار رہنا چاہیئے اس بارے میں نیک نیتی اور بدنیتی کی شناخت یہ ہے کہ نیک نیت شخص کو جب اعتراض پیدا ہو۔ تو وہ ضرور ذمہ دار عہدیداروں کے پاس ان اعتراضات کو بڑے ادب کے ساتھ پیش کر دیتے ہیں۔ یا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خدمت میں رپورٹ کر کے فیصلہ چاہتے ہیں۔ اور جو بھی فیصلہ ہو اس کو انشراح صدر سے قبول کرتے ہیں۔ لیکن منافق طبع لوگوں کا رویہ یہ ہوتا ہے کہ وہ حضرت امیر المومنین یا دوسرے ذمہ دار لوگوں کے پاس رپورٹ کرنے کے بجائے سادہ لوح یا کمزور طبع لوگوں میں اپنے خیال کا پروپیگنڈا کرتے ہیں۔ اور اس طریق سے جماعت میں نظام سلسلہ یا ذمہ دار عہدہ داران کے متعلق بدظنی پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ احباب اس خطرناک بات سے جو نظام کو کمزور کرنے والی ہے۔ مذکورہ بالا شناختی معیار سے پرکھ کر اس سے خبردار رہیں۔ اور یہ ذہن نشین کریں کہ ہماری جملہ ترقیات اور برکتیں بفضلہ تعالیٰ جماعت کے مضبوط نظام سے وابستہ ہیں۔ اور ید اللہ علی الجماعۃ یعنی خدا تعالیٰ کی تائیدی ہاتھ نظام جماعت پر ہوتا ہے۔ بالکل سچا اور درست ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو مضبوط نظام جماعت میں پروئے رکھے۔ آمین۔

میرے بھائیو! آجکل ہمارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی متعنا اللہ بطول حیاتہ سخت بیمار ہیں۔ اور حضور کا احساس دل ہماری ہر کوتاہی اور غلطی پر دردمند ہوتا ہے۔ اور آپکی صحت پر اس کا برا اثر پڑتا ہے۔ پس آؤ ہم عہد کریں کہ ہم اپنے جملہ دینی و جماعتی فرائض کو نہایت خوش اسلوبی اور اخلاص سے ادا کریں گے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے اور ہماری حقیر کوششوں میں برکت ڈالے اور اعلاء کلمۃ اللہ [illegible] وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

اسلام و احمدیت کے سچے فدائی اور سلسلہ احمدیہ کے مخلص خادم

محترم خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب وفات پا گئے

انا للہ و انا الیہ راجعون!

ربوہ ۱۰ جون۔ یہ خبر جماعت میں نہایت رنج و افسوس کے ساتھ سُنی جائے گی کہ سابق امام مسجد لنڈن و ناظر بیت المال محترم جناب خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کل مورخہ ۹ جون ۱۹۵۹ء بروز منگل سوا تین بجے بعد دوپہر تقریباً ۸۵ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آج مورخہ ۱۰ جون بروز چہارشنبہ صبح ساڑھے سات بجے کے قریب امیر مقامی مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ سے ملحق میدان میں نماز جنازہ پڑھائی جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد، صحابہ کرام، صدر انجمن احمدیہ کے ممبران، افسران صیغہ جات اور کارکنان، ربوہ کے جملہ تعلیمی اداروں کے ممبران اسٹاف اور طلباء نیز دیگر مقامی احباب ہزاروں کی تعداد میں شریک ہوئے بعد ازاں جنازہ مقبرہ بہشتی لے جایا گیا۔ جہاں نعش کو آپ کی شاندار خدمات سلسلہ کے پیش نظر قطعہ خاص میں سپرد کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم جناب شمس صاحب نے دعا کرائی۔

محترم خان صاحب اسلام و احمدیت کے سچے فدائی اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخلص خادم تھے۔ آپ نے ۱۹۳۶ء میں سرکاری ملازمت سے ریٹائرڈ ہونے کے بعد قریباً ۲۷ سال تک صدر انجمن احمدیہ میں اہم عہدوں پر فائز رہ کر نہایت شاندار خدمات سر انجام دیں۔ اور فالج کی شکایت کے باوجود جس کا ۱۹۴۶ء میں آپ پر حملہ ہوا تھا۔ آپ اس وقت تک خدمات بجا لاتے رہے جب تک کہ مرض کی شدت اور ضعیفی نے لاچار نہ کر دیا۔

آپ ۷ اکتوبر ۱۸۷۴ء کو پیدا ہوئے تھے۔ اگرچہ آپ کے والد حضرت حکیم مولوی عمر الدین صاحب رضی اللہ عنہ آف عمر ضلع جالندھر اور آپ کے ماموں حضرت خان صاحب منشی برکت علی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہی حضور علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو چکے تھے۔ اور اسی طرح آپ کی والدہ صاحبہ محترمہ اور نانی صاحبہ محترمہ حضور علیہ السلام کی بیعت سے مشرف ہو چکی تھیں۔ تاہم آپ نے خود ۱۹۰۹ء میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست مبارک پر بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔ آپ گو بعد میں آئے لیکن ایک دفعہ احمدیت کو قبول کرنے کے بعد آپ نے آخر تک اپنی زندگی خدمت اسلام و خدمت سلسلہ کے لئے صحیح معنوں میں وقف کئے رکھی اور اس طرح خدمات کا ایک شاندار ریکارڈ قائم کر دکھایا۔

اوائل میں آپ آرڈیننس ڈیپارٹمنٹ میں ہیڈ کلرک کے عہدے پر فائز تھے۔ بسلسلہ ملازمت زیادہ عرصہ آپ فیروزپور میں اور پھر راولپنڈی میں مقیم رہے اور دونوں جگہوں پر امیر جماعت کے طور پر نہایت اہم خدمات بجا لائے۔ مزید برآں دوران ملازمت میں آپ مسلمانوں کے مفادات کی حفاظت میں ہمیشہ سینہ سپر رہے اور اس لحاظ سے قوم کی کچھ کم خدمت سرانجام نہیں دی۔ ۱۹۲۸ء میں سرکاری ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد آپ ہجرت کر کے قادیان آ گئے اور پھر وہیں کے ہو رہے۔ ۱۹۲۸ء سے ۱۹۳۲ء تک آپ نے انگلستان میں بطور امام مسجد لنڈن خدمات سرانجام دیں۔ اور وہاں تبلیغ اسلام کا فریضہ نہایت خوش اسلوبی سے ادا کیا۔ وہاں سے واپس آکر آپ نے کچھ عرصہ ناظر امور عامہ و خارجہ کے طور پر کام کیا۔ بعد ازاں ۱۹۳۳ء سے ۱۹۴۶ء تک اور پھر ۱۹۵۰ء سے ۱۹۵۹ء تک ناظر بیت المال کے عہدے پر فائز رہے اور اس طویل عرصہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر ہدایات جماعت کے مالی نظام کو مستحکم بنانے میں نمایاں خدمات سرانجام دیں۔

آپ صوم و صلوٰۃ کے پابند، دعا گو اور تہجد گذار بزرگ تھے۔ آپ کا اکثر وقت قرآن مجید کی تلاوت، کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور تفسیر کبیر و تفسیر صغیر کے مطالعہ اور اخبار بینی میں گذرتا تھا۔ آپ نے اپنی زندگی میں متعدد مناظرے بھی کئے۔ ان میں سے ایک "فرزند علی" کے نام سے کتابی شکل میں شائع ہوا۔ نیز اوائل میں ایک سال افسر جلسہ سالانہ کے فرائض بھی ادا کئے۔ آپ دینی شغف اور علمی مذاق کے ساتھ ساتھ اعلیٰ درجہ کی انتظامی قابلیت کے مالک بھی تھے۔ آپ نے زندگی بھر اپنی ان خداداد صلاحیتوں کو خدمت دین کے لئے وقف کئے رکھا۔

فالج کی شکایت اور دیگر عوارض کے علاوہ گذشتہ آٹھ دس روز سے آپ کو شدید بخار رہنے لگا تھا جس کی وجہ سے ضعف بہت بڑھ گیا اور علاج معالجے کے باوجود افاقہ نہ ہوا اور طبیعت دن بدن زیادہ خراب ہوتی گئی۔ بالآخر ۹ جون کو سوا تین بجے بعد دوپہر داعی اجل کو لبیک کہہ کر مولائے حقیقی سے جا ملے۔

آپ پر اللہ تعالیٰ کا ایک خاص فضل یہ تھا کہ نہ صرف آپ خود خدمت دین کا بے پناہ جذبہ رکھتے تھے بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اولاد بھی خادم دین عطا کی چنانچہ آپ نے پانچ بیٹے اور پانچ بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں سب سے بڑے صاحبزادے محترم ڈاکٹر کیپٹن بدر الدین صاحب جو آجکل بورنیو میں پریکٹس کرتے ہیں خدمت سلسلہ میں بہت بہت پیش پیش ہیں اور تبلیغ اسلام کا خاص جوش رکھتے ہیں۔ بورنیو، ملایا اور دیگر علاقہ جات میں آپ نے اشاعت اسلام کا فریضہ ادا کرنے میں بہت نمایاں حصہ لیا ہے۔ آپ کے دوسرے صاحبزادے مکرم محبوب عالم صاحب خالد ایم۔ اے تعلیم الاسلام کالج میں پروفیسر ہیں۔ نیز مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے معتمد کے طور پر بھی خدمات بجا لا رہے ہیں۔ آپ کے تیسرے صاحبزادے مکرم شیخ مبارک احمد صاحب صدر انجمن احمدیہ میں نائب ناظر تعلیم کے عہدہ پر فائز ہیں۔ اسی طرح آپ کے نواسے مکرم شیخ خورشید احمد صاحب الفضل میں اسسٹنٹ ایڈیٹر کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ آپ کے دو صاحبزادے حنیف احمد اور رفیق احمد ابھی اپنی تعلیم مکمل کرنے میں مصروف ہیں۔ پانچ بیٹیوں میں سے تین بیٹیاں بفضلہ شادی شدہ ہیں۔ اور دو بیٹیاں ابھی قابل شادی ہیں۔

ادارہ بدر آپ کی وفات پر آپ کے صاحبزادگان اور دیگر افراد خاندان سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ نیز پسماندگان کا دین و دنیا میں حامی و ناصر ہو۔ آمین

آہ! راجہ محمد ایوب خاں صاحب آف باڑی پورہ کشمیر

از مکرم راجہ غلام محمد صاحب احمدی صدر جماعت احمدیہ چک ایمرچ (کشمیر)

دنیا میں جو چیز سب سے زیادہ خوفناک سب سے زیادہ دہشت انگیز اور سب سے زیادہ پریشان کن سمجھی جاتی ہے وہ موت ہے مگر موت کے پیالے سے کسی کو گریز نہیں۔ اللہ تبارک تعالیٰ نے سچ فرمایا۔ موت اگرچہ ہر انسان پر آتی ہے خواہ کوئی امیر ہو یا غریب مومن ہو یا کافر چھوٹا یا بڑا لیکن سب کی موت ایک سی نہیں ہوتی۔ یہی موت ایک کے لئے انتہائی تلخی و الم کا باعث ہوتی ہے۔ تو دوسر کیلئے انتہائی خوشی اور مسرت کا موجب قرآن کریم سے ثابت ہے کہ وہ موت حسرت و یاس و رنج و الم اور خوف و خطر کی موت ہوتی ہے یعنی ان لوگوں کی موت جو کافر ہوتے ہیں اور کفر کی حالت میں مرتے ہیں یا ایسی موت ان بدبختوں کی ہوتی ہے جو مامور وقت پر ایمان لا کر بعد میں مرتد ہو جاتے ہیں پھر اسی حالت میں ان کی جان نکلتی ہے۔ ایسے لوگوں کے سب کے سب اعمال اکارت چلے جاتے ہیں۔ لیکن اس کے مقابلہ میں ایک اور موت ہوتی ہے جو خوشی اور مسرت شادمانی اور کامرانی کی موت ہوتی ہے۔ اور وہ اُن خوش قسمت لوگوں کی موت ہوتی ہے جو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے اس ارشاد کے مصداق ثابت کرتے ہیں ولا تموتن الا و انتم مسلمون یعنی انہیں مسلم ہونے کی حالت میں موت آتی ہے وہ خدا اور اس کے ماموروں پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور اپنے اعمال سے اس ایمان کو حقیقی ایمان ثابت کرتے ہیں۔

میرے چچازاد بھائی راجہ محمد ایوب خاں صاحب پنشنر گرداور ایک مخلص احمدی تھے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے انکو عاشقانہ محبت تھی۔ جلسوں میں مبلغین کے لئے اپنا مکان جو مسجد احمدیہ کے متصل تھا خالی کر دیتے تھے۔ ہر انسان سے حقیقی طور پر ہمدردی کرنا آپ کا شیوہ تھا۔ یہ خبر سنکر کہ احمدی مبلغین کا وفد کشمیر آنے والا ہے بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ میں اپنا مکان مبلغین کے لئے خالی کرا دوں گا۔ مرحوم کے نام سے گرد و نواح کے احمدی غیر احمدی بخوبی واقف ہیں وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ آپ کس خوبی کے مالک تھے۔ مرحوم حد درجہ کے منسکر اور مہمان نواز۔ رشتہ داروں اور دوستوں کے لئے دلی خوشی سے قربانی کرنے والے تھے۔ مرحوم احمدیت کے فدائی اور جاں نثار تھے۔ ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد کچھ مدت انسپکٹر بیت المال بھی رہے۔ مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۵۵ء کو بالکل تندرست تھے نماز وغیرہ سے فراغت کے بعد رات کا کھانا تناول کر کے چارپائی پر لیٹ گئے۔ اور نصف شب کو کچھ تھوڑی سی تکلیف ہوئی اور نماز فجر سے پہلے داعی اجل کو لبیک کہکر دنیائے فانی سے رخصت ہو کر اپنے حقیقی مولا سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے اپنی یادگار چار لڑکے اور تین لڑکیاں چھوڑیں۔ آپ کی دو بیویاں تھیں جو کہ آپ سے پہلے ہی وفات پا چکی ہیں۔ تمام بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ مرحوم کے درجات کی بلندی کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور انہیں احمدیت پر قائم رکھے اور دین کی خدمت کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ غمزدہ راجہ غلام محمد خاں احمدی صدر جماعت احمدیہ چک ایمرچ بخویدار اخبار بدر جیسٹ ۱۱۹۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کیلئے
مختلف جماعتوں میں دردمندانہ اجتماعی دعائیں اور صدقات

یادگیر

سیٹھ محمد عبد الحی صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر نے بذریعہ جوابی تار مرکز سے حضور کی صحت کے متعلق دریافت کیا اور دو بکرے صدقہ دیئے اور مبلغ ۵۰/- روپے مرکز قادیان میں ارسال کئے۔

مدراس

مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ نے بذریعہ تار مرکز سے حضور کی صحت کے متعلق دریافت کیا۔ اجتماعی دعا کی گئی اور صدقہ بھی دیا گیا۔

کنانور

این عابد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کنانور نے بذریعہ تار مرکز سے حضور کی صحت کے متعلق دریافت کیا۔ اجتماعی دعا کی گئی اور مبلغ تیس روپے صدقہ دیا گیا۔

کالیکٹ

پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ کالی کٹ نے بذریعہ جوابی تار مرکز سے حضور کی صحت کے متعلق دریافت کیا اور اجتماعی دعا کی گئی۔

بھاگلپور

ڈاکٹر محمد یونس صاحب ایم بی بی ایس صدر جماعت احمدیہ بھاگلپور نے بذریعہ جوابی تار مرکز سے حضور کی صحت کے متعلق دریافت کیا۔ اجتماعی و انفرادی دعائیں کی جا رہی ہیں۔ ایک بکرا صدقہ اور قریباً بیس غرباء کو کھانا کھلایا گیا۔

حیدرآباد

سیٹھ محمد اعظم صاحب نے بذریعہ تار مرکز سے حضور کی صحت کے متعلق دریافت کیا۔ احمد حسین صاحب نائب امیر نے اطلاع دی کہ اس وقت تک چار بکرے صدقہ کئے گئے۔ بیس روپے مقامی غرباء میں اور اسی روپے مرکز صدقے کے ارسال کئے گئے اسی طرح مولوی حکیم محمد الدین صاحب مبلغ اطلاع دیتے ہیں کہ مبلغ ۶۸/- روپے مزید جمع کئے گئے۔ اور اجتماعی و انفرادی دعاؤں کا سلسلہ برابر جاری ہے

کٹک

مولوی سید محمد احمد صاحب کٹک نے بذریعہ جوابی تار مرکز سے حضور کی صحت کے متعلق دریافت کیا۔ اور دعائیں جاری ہیں

بھدرک

سید محمد زکریا صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بھدرک نے بذریعہ جوابی تار مرکز سے حضور کی صحت کے متعلق دریافت کیا۔ اور ایک بکرا صدقہ کیا اور تیس مساکین کو کھانا کھلایا گیا۔ اجتماعی و انفرادی دعائیں جاری ہیں۔

رانچی

حامدہ سجاد صاحبہ رانچی نے بذریعہ تار مرکز سے حضور کی صحت کے متعلق دریافت کیا۔ اور دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمادے آمین۔

جمشید پور

سید محمد سلیمان صاحب پراونشل امیر جماعت احمدیہ صوبہ بہار اطلاع دیتے ہیں کہ اجتماعی دعاؤں اور انفرادی دعاؤں کا انتظام کیا گیا ہے۔ ایک بکرا مقامی طور پر صدقہ کیا گیا۔ اور ایک بکرا کی رقم مرکز ارسال کی گئی۔

خانپور ملکی

سید محمد عاشق حسین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ خانپور ملکی نے بذریعہ جوابی تار مرکز سے حضور کی صحت کے متعلق دریافت کیا۔ اور اجتماعی و انفرادی دعائیں کی جا رہی ہیں۔

حیفا

مولوی جلال الدین صاحب قمر مبلغ نے حیفا (اسرائیل) سے بذریعہ تار حضور کی صحت کے متعلق دریافت کیا۔

جاج پور

سیف الدین صاحب کٹکی سیل ٹیکس انسپکٹر جاج پور ضلع کٹک (اڑیسہ) اطلاع دیتے ہیں کہ خاکسار نے ایک بکرا صدقہ کیا۔ اور دعاؤں کا سلسلہ برابر جاری ہے۔

رشی نگر

محمد عبد اللہ صاحب ... جماعت احمدیہ رشی نگر کشمیر سے اطلاع دیتے ہیں کہ ہر جمعہ کو اجتماعی دعا کی جاتی ہے۔ اور انفرادی دعا تو ہر نماز میں کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضور کا سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

رانچی میں ایک پیر صاحب کی آمد

محترم جناب پیر داعظ حسین صاحب چند یوم سے رانچی میں تشریف فرما ہیں۔ اس وقت دوررنڈہ میں مقیم ہیں۔ آپ ککشنگ کے رہنے والے ہیں اور اس علاقہ میں آپ کے مریدین کا سلسلہ کافی وسیع بتایا جاتا ہے۔ ۱۰ رجون بوقت گیارہ بجے دن خاکسار نے بھی آپ سے ملاقات کی۔ لٹریچر پیش کیا گیا اور زبانی بھی تبلیغ کی گئی۔ آپ نے بعض کتابیں سرسری نظر سے مطالعہ کیں۔ اور فرمایا کہ اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ آپ کی جماعت بہت اچھا کام کر رہی ہے۔ اور آپ کا لٹریچر بہت عمدہ اور مفید ہے۔ اسی دوران میں پیر صاحب محترم کے خسر محترم بھی تشریف لے آئے آپ نے بھی جماعت کے کام کی بہت تعریف کی۔ اور بعض احمدی مبلغین کا نام لے کر بھی بتایا کہ اُن کی تقریریں میں نے سُنی ہیں جو نہایت مدلل اور پُرجوش اور لاجواب تقریریں ہوا کرتی تھیں۔ اور یہ بھی کہا کہ احمدیت کا اصل مقابلہ تو عیسائیت سے ہے جسے جماعت پورے زور سے شکست دے رہی ہے۔ اس پر خاکسار نے کہا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی مسیح موعود کا کام یکسر الصلیب قرار دیا تھا لہٰذا یہ پیشگوئی پوری ہو رہی ہے۔ بہرحال دونوں پیر صاحبان نے جماعت کی بہت تعریف کی اور کسی قسم کا اعتراض نہیں کیا۔ اس مجلس میں دس بارہ غیر احمدی تعلیم یافتہ نوجوان پیر صاحب کے مریدوں میں سے بیٹھے تھے۔ مجلس برخاست ہوئی۔ تو خاکسار نے ان مریدوں سے کہا کہ ایک وہ وقت تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مٹانے کی سرتوڑ کوشش کی گئی۔ اور آج وہ وقت ہے کہ ہر مذہبی لیڈر بھی صداقت کا اقرار ماننے پر مجبور ہوگیا ہے۔ پس یہ سب جماعت احمدیہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے زبردست نشان ہیں۔ کاش اب عوام بھی اس حقیقت کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ پیر صاحب موصوف نے کچھ لٹریچر بغرض مطالعہ اپنے پاس رکھ لیا۔

خاکسار

عبد الحق مغل مبلغ سلسلہ

عالیہ احمدیہ۔ رانچی

حضرت امام جماعت احمدیہ ہی مصلح موعود سے متعلق پیشگوئی کے مصداق ہیں

(بقیہ صفحہ ۹)

اطلاع دی جائیگی مگر ابھی تک مجھ پر یہ نہیں کھلا کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانیوالا ہے یا وہ کوئی اور ہے۔ لیکن میں جانتا ہوں اور محکم یقین سے جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے موافق مجھ سے معاملہ کریگا اور ابھی اس لڑکے کے پیدا ہونے کا وقت نہیں آیا تو دوسرے وقت میں وہ ظہور پذیر ہوگا۔“

”اور اگر مدت مقررہ سے ایک دن بھی باقی رہ جائیگا تو خدائے عزوجل اس دن کو ختم نہیں کریگا جبتک اپنے وعدہ کو پورا نہ کرلے۔“

(اشتہار تکمیل تبلیغ ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء)

جب مجر سبز اشتہار کے متعلق گذر چکا ہے اس میں ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء اور تتمہ دہم جولائی والی مصلح موعود سے متعلق پیشگوئی کی وضاحت ہے اور ساتھ ہی اسکی پیدائش کے متعلق ۲۲ر مارچ ۱۸۸۶ء والی مقررہ میعاد کا ذکر ہے۔ اسی طرح اشتہار تکمیل تبلیغ کی مذکورہ عبارت میں مصلح موعود کے ذکر سے بھی صاف عیاں ہے کہ اشتہار تتمہ دہم جولائی اور سبز اشتہار مورخہ یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں جو پیشگوئی ہے وہ صرف مصلح موعود ہی کے متعلق ہے نہ کسی اور لڑکے کے متعلق کہ یہ کہہ دیا جائے کہ مصلح موعود (محمود) الگ اور لڑکوں کی پیشگوئی تھی اس میں پھر ایک دفعہ مصلح موعود کی مقررہ الہامی میعاد کو ضروری قرار دینے کا ذکر بھی اس امر کا مؤید ہے کہ ان میں مصلح موعود ہی کی پیشگوئی مذکور ہے جس کا نام محمود بتایا گیا ہے۔ اس لئے ان میں سے کسی اشتہار کے حوالہ سے جس لڑکے کی پیدائش ہونے کی اطلاع آپ دیتے ہیں۔ وہ اطلاع مصلح موعود ہی کے متعلق ہوتی ہے۔

پس یہ ایک ولادت تھی جو اس پیشگوئی کے عین مطابق تھی جس کی آپ نے اطلاع کر دی۔ اس میں کوئی بات پیشگوئی کے خلاف نہ تھی۔ اور گو آپ نے تفاؤل کے طور پر ہی سہی اسے اجتہاداً محمود پر چسپاں فرما دیا۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف سے انکشاف ہونے پر دوبارہ اطلاع دینے کا وعدہ فرمایا۔

(باقی)

خط و کتابت کرتے وقت بہت خوشخط تحریر فرمادیں۔

از روئے تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت امام جماعت احمدیہ ہی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی مصلح موعود سے متعلق پیشگوئی کے مصداق ہیں

لاہوری "اہل الرائے" حضرات کی بعض غلط فہمیوں کا ازالہ

از مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی

(۲)

دوم - حضور نے اشتہار ۲۲ر مارچ ۱۸۸۶ء میں یہ اعلان فرمایا تھا کہ مصلح موعود نو سال کے عرصہ میں ضرور پیدا ہوگا خواہ جلد ہو یا دیر سے۔

سوم - بیسویں اشتہار تتمہ دہم جولائی ۱۸۸۸ء میں تھا کہ

(۱) موجودہ بشیر اول کے علاوہ ایک اور لڑکا ہوگا۔

(۲) وہ قریب مدت میں پیدا ہوگا۔

(۳) اس کا نام محمود ہوگا۔

(۴) وہ اولوالعزم ہوگا۔

مگر اس وقت محمود کے متعلق آپ پر یہ ظاہر نہ ہوا تھا کہ وہ مصلح موعود ہوگا۔ لیکن بشیر اول کی وفات پر آپ پر یہ عقدہ کھلا کہ بشیر اول مصلح موعود نہ تھا۔ بلکہ مصلح موعود یہ دوسرا لڑکا ہوگا جو جلد پیدا ہوگا جس کا نام محمود احمد ہوگا۔

چہارم - اشتہار سبز میں مصلح موعود کی پیدائش سے متعلق مذکورہ بالا تینوں اشتہاروں کے مضمون کو جمع کرتے ہوئے آپ نے حسب ذیل اعلان فرمایا کہ:-

(۱) بشیر اول کو غلطی سے مصلح موعود سمجھا گیا تھا۔ مگر وہ مصلح موعود نہ تھا۔

(۲) نو سالہ الہامی میعاد بشیر اول کے لئے نہ تھی بلکہ وہ مصلح موعود کے لئے ہے جو منسوخ نہیں ہوئی بلکہ اب بھی قائم اور باقی ہے۔ لہٰذا اس کی انتظار کرنی چاہیئے۔

(۳) اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء میں دو سعید لڑکوں کی پیشگوئی تھی یعنی بشیر اول اور بشیر ثانی کی۔ پس مصلح موعود بشیر ثانی یعنی دوسرا بشیر ہوگا

(۴) بشیر اول رحمت کی قسم اول کے لئے آیا تھا اور رحمت کی قسم دوم کے لئے بشیر ثانی یعنی دوسرے بشیر کا آنا ضروری ہے

(۵) اس بشیر ثانی کی پیشگوئی ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء میں فضل نام کے ساتھ پہلے سے موجود ہے۔

(۶) اشتہار تتمہ دہم جولائی ۱۸۸۸ء میں بھی بشیر ثانی کی پیشگوئی ہے۔

(۷) تتمہ میں اس بشیر ثانی کا نام محمود بتایا گیا ہے جو اولوالعزم ہوگا۔

(۸) اس کا نام محمود مسجد کی دیوار پر لکھا ہوا دکھایا گیا ہے۔

(۹) اس کی پیدائش بشیر اول کی منتظر تھی سو وہ پیدا ہو کر فوت ہو چکا ہے اب اس لئے زیادہ اس کی پیدائش ملتوی نہ ہوگی۔

(۱۰) بشیر اول بشیر ثانی کے لئے بطور ارہاص تھا۔ وہ اسباب کی خوشخبری دینے والا تھا کہ بشیر ثانی کے آنے کا وقت آگیا ہے۔

(۱۱) جس ترتیب سے خبر دی گئی تھی اسی ترتیب سے یہ پیشگوئی وقوع میں آئی شروع ہوئی ہے۔ پس دوسرا بشیر اس کے بعد ضرور آئے گا۔ اس لئے اس کی پیدائش بشیر اول کے بعد بلا توقف ہوگی۔ ان دونوں کے درمیان کوئی اور لڑکا پیدا نہ ہوگا۔

(۱۲) اس کی پیدائش اشتہار تتمہ دہم جولائی ۱۸۸۶ء کے مطابق جلد ہوگی

(۱۳) اس کی پیدائش اب ہوگی۔ اور اول کی موت دیکھنے والوں کی زندگی میں انکی خوشی کا موجب ہوگی۔

(۱۴) اس کی پیدائش کا حال بتلانے کے لئے سراج منیر کتاب کی چھپوائی میں توقف کر دیا گیا ہے

بہرحال ان چاروں اشتہارات کے مذکورہ بالا کوائف سے ظاہر ہے کہ ان اشتہارات میں ایک دوسرے لڑکے کی پیشگوئی موجود تھی۔ چنانچہ پہلے اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء میں اس دوسرے لڑکے کا نام فضل اور تیسرے میں اس کا نام محمود اور چوتھے میں اس کا نام بشیر ثانی یعنی دوسرا بشیر بتایا گیا تھا۔ اور یہ بتاتے ہوئے کہ ان سب میں ایک خاص لڑکے کی پیدائش کی پیشگوئی ہے جو دوسرے نمبر پر پیدا ہوگا۔ آپ نے ان سب کا نتیجہ و خلاصہ اس کے متعلق سبز اشتہار میں ان الفاظ میں لکھا کہ

"پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا اور نیز دوسرا نام اس کا محمود اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی بھی ہے اور ایک الہام میں اس کا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا ہے"۔

(سبز اشتہار)

آپ نے حسب ذیل امور کے بیان سے ذریعہ ان اشتہارات کو جوڑ دیا۔ اور انہیں پسر خاص کے متعلق بتلایا

(۱) اپنے سبز اشتہار میں فضل نام کا ذکر کر کے پہلے اور چوتھے اشتہار کو اور محمود نام کا ذکر کر کے تیسرے اور چوتھے اشتہار کو بشیر ثانی یعنی دوسرے بشیر کے نام کے ذکر کے ذریعہ سے پہلے تیسرے اور چوتھے اشتہار کو ملا دیا۔ اور اس طرح سب کو دوسرے لڑکے کے متعلق قرار دیا۔

(۲) مصلح موعود کا ذکر پہلے اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء میں تھا اور اس کے متعلق نو سالہ الہامی میعاد کا ذکر دوسرے اشتہار میں تھا۔ اسی طرح اس میعاد اور مصلح موعود کا ذکر چوتھے اشتہار میں بھی کر دیا۔ غرضیکہ مصلح موعود اور اس کی الہامی میعاد ہر دو کے ذکر نے ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء والے پہلے اشتہار اور دوسرے اور چوتھے اشتہار کو آپس میں جوڑ کر بتا دیا کہ وہ سب پسر موعود کے متعلق ہیں۔

(۳) علاوہ ازیں پہلے اشتہار میں "عنقریب" کے لفظ کے ذریعہ سے اسکے متعلق بتایا گیا تھا کہ وہ بشیر اول کے معاً بعد آنے والا ہے۔ اور تیسرے میں قریب مدت میں اسکے پیدا ہونے کا ذکر تھا۔ اس کے بعد سبز اشتہار میں اسکی اس آئندہ جلد ہونے والی پیدائش کے ذکر نے ان تینوں کو ایک قرار دیکر بتا دیا تھا کہ ان میں مذکور یہ امور پسر خاص ہی کے متعلق ہیں۔

پس ان تحریرات سے صاف ظاہر ہے کہ سبز اشتہار کے مطابق قرار دینے کے یہ معنی ہیں کہ اس کی پیدائش نہ صرف سبز اشتہار اور ۲۲ر مارچ ۱۸۸۶ء اور تتمہ دہم جولائی ۱۸۸۸ء کے مطابق ہے بلکہ ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء والی مصلح موعود سے متعلق اصل پیشگوئی کے بھی عین مطابق ہے۔

اب میں اس مذکورہ لڑکے کی قبل پیدائش اور بعد پیدائش آپ کی تحریرات کو بالمقابل رکھ کر یہ دکھاتا ہوں کہ آپ نے ان جملہ پیشگوئیوں کو حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پر چسپاں کر کے بتا دیا تھا کہ آپ نہ صرف دیگر تینوں اشتہارات کے مطابق پیدا ہوئے ہیں بلکہ آپ کی پیدائش ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء والی پیشگوئی کے بھی مطابق ہے اور آپ اس کے مصداق ہیں

چنانچہ اس لڑکے کی پیدائش پر جو ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو ہوئی آپ نے اس کے متعلق حسب ذیل اعلان جاری فرمایا۔

"خدا تعالیٰ عزّ و جلّ نے جیسا کہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء اور اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء (جس میں آپ نے ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کا مصلح موعود سے متعلق حوالہ ورد کیا سے ناقل) میں مندرج ہے اپنے لطف و کرم سے وعدہ دیا تھا کہ بشیر اول کی وفات کے بعد ایک دوسرا بشیر دیا جائیگا جس کا نام محمود بھی ہوگا اور اس عاجز کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ وہ اولوالعزم ہوگا اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ وہ قادر ہے جس طور سے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے"۔

"سو آج ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء میں مطابق ۹ر جمادی الاولیٰ ۱۳۰۶ھ روز شنبہ اس عاجز کے گھر میں بفضلہ تعالیٰ ایک لڑکا پیدا ہو گیا ہے جس کا نام بالفعل تفاؤل کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے"۔ (ایضاً)

سبز اشتہار میں یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو مصلح موعود کی پیدائش کے ذکر میں آپ نے یوں تشریح فرمائی تھی:-

"قسم اول کی رحمت کے نزول کے لئے خدا تعالیٰ نے بشیر اول کو بھیجا ہے اور"

"دوسری قسم رحمت .... کی تکمیل کے لئے خدا تعالیٰ دوسرا بشیر بھیجے گا جیسا کہ بشیر اول کی موت سے پہلے دہم جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں اسکے بارہ میں پیشگوئی کی گئی ہے اور خدا تعالیٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائیگا جس کا نام محمود بھی ہے وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا یخلق ما یشاء اور خدا تعالیٰ نے مجھ پر یہ بھی ظاہر کیا کہ ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی حقیقت میں دو سعید لڑکوں کے پیدا ہونے پر مشتمل تھی"۔ (سبز اشتہار)

اس کے ساتھ آپ نے اعلان و اشتہار پر یہ بھی اعلان فرمایا تھا کہ

"اور کامل انکشاف کے بعد پورا یاقی نشر

منقولات

گائے اور ہندوستان

انگریزوں کے زمانہ میں چونکہ انگریزی افواج ہندوستان میں مقیم، ان افواج کے لئے ہندوستان میں ہزارہا گائیں سر روز کاٹی جاتی تھیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہندوستان کے مویشیوں میں بہت بڑی کمی ہو گئی۔ اور آج سے ایک سو برس پہلے جبکہ ہندوستان کے ہر گھر میں گائے یا بھینس تھی آج کسی محلہ میں شاید ہی کوئی گائے یا بھینس موجود ہو۔ اور ہندوستان پہلے جہاں کوئی گھر دودھ۔ دہی، مکھن اور گھی سے خالی نہ ہوتا آج امراء کے گھروں میں بھی بناسپتی (یعنی ادویات کے ذریعہ جمایا ہوا مونگ پھلی کا تیل) کھایا جاتا ہے۔ کیونکہ انسان کے جسم کی پرورش کے لئے روغنی اجزاء ضروری ہیں اور اگر یہ اجزاء جسم میں نہ جائیں تو چربی پیدا نہ ہو اور چربی کا پیدا نہ ہونا صحت کے لئے تباہ کن ہے۔

یورپ اور امریکہ میں دودھ کی موجودہ پیداوار میں اعداد و شمار کے اعتبار سے یہ ہے

دودھ کی روزانہ کھپت فی کس

	ملک	مقدار
(۱)	سوئٹزرلینڈ	۲۲ اونس (یعنی گیارہ چھٹانک)
(۲)	سویڈن	۲۲ اونس
(۳)	نیوزی لینڈ	۱۹ اونس
(۴)	کینیڈا	۱۸ اونس
(۵)	امریکہ	۱۷ اونس
(۶)	ڈنمارک	۱۵ اونس
(۷)	انگلستان	۱۴ اونس
(۸)	آسٹریلیا	۱۲ اونس
(۹)	فرانس	۷ اونس
(۱۰)	ہندوستان	۴ اونس (یعنی دو چھٹانک)

گویا کہ یورپ کے بعض ممالک میں آبادی کے لحاظ سے جہاں ۲۲ اونس فی کس دودھ مل رہا ہے، ہندوستان میں اس کی مقدار صرف چار اونس ہے اور لطف یہ ہے کہ دنیا کے کسی ملک میں بھی گائے کی پرستش نہیں کی جاتی اور ہر ملک میں گائے کاٹی جاتی ہے اور ہمارے ملک میں نہ صرف ہندو گائے کی پرستش کرتے ہیں بلکہ اس ملک کے قریب قریب تمام صوبہ جات میں گائے کے کاٹنے کی ممانعت بھی ہے مگر ہندوستان میں گائے کی حالت بدستور قابل رحم ہے جس کی وجہ بقول مہاتما گاندھی "دنیا میں سوائے ہندوستان کوئی ایسا ملک نہیں جہاں گائے اور اس کی اولاد کے ساتھ لاوارثی کا سا سلوک کیا جاتا ہو" یعنی گائے ہندوؤں کے پرستش کرنے کی صورت میں بھی ان کے ہاتھوں سے تباہ ہو رہی ہے۔

ہندوستان میں گائے کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا اور گورنمنٹ کا فرض ہے کہ وہ نہ صرف گائے کی نسل کی بہتری کے لئے پہلے سے زیادہ کوشش کرے۔ گورنمنٹ تعریف کی مستحق ہے کہ اس نے غیر ممالک سے اچھی نسل کی گائیں منگا کر ملک کے مختلف حصوں میں ان کے لئے گشالائیں تعمیر کیں بلکہ آئندہ دس پندرہ یا بیس برس کے لئے دودھ دینے والی گائیں اور جوان بچھڑوں اور بیلوں کے کاٹنے کی سخت ممانعت ہی ہے تاکہ ہمارے ملک میں دودھ، دہی گھی اور مکھن کی افراط ہو اور یہاں ہر فرد کو پینے کے لئے ارزاں نرخ پر دودھ اور کھانے کے لئے ارزاں نرخ پر خالص گھی اور مکھن مل سکے۔ سب سے اہم سوال ان مویشیوں کا ہے جو ناکارہ اور بوڑھے ہو چکے ہیں اور جن سے یہ توقع نہ ہو کہ آئندہ یہ دودھ دیں گے یا نئی نسل پیدا کریں گے کیونکہ یہ ناکارہ مویشی ملک پر ایک ناقابل برداشت بوجھ ہیں جس کا ثبوت یہ ہے کہ اس وقت قریب قریب ہر صوبہ میں ایسے مویشی کثرت کے ساتھ پائے جاتے ہیں جن کو پناہ دینے کے لئے کوئی ہندو بھی تیار نہیں اور یہ کھیتوں اور فصل کو تباہ کرنے کا باعث ہیں۔

ناکارہ اور بوڑھے مویشیوں سے ملک کے چھٹکارا حاصل کرنے کی صرف دو صورتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ ان مویشیوں کو کسی دوسرے ملک میں بھیج دیا جائے جیسے کہ پچھلے دنوں پاکستان کے اخبارات میں یہ اطلاع شائع ہوئی تھی کہ ہندوستان سے کئی ہزار ناکارہ مویشی پاکستان بھیجے جا رہے ہیں جہاں کہ یہ ذبح کئے جائیں گے اور دوسرے یہ مویشی ہندوستان میں ہی مسلمانوں اور عیسائیوں کے ہاتھوں ذبح ہو سکیں تاکہ ان کا گوشت تو ہندوستان کے غریب مسلمان اور عیسائی کھائیں اور ان کا چمڑا ہندوستان کی انڈسٹری کے کام آئے کیونکہ بغیر چمڑے کے کسی بھی انڈسٹری کا زندہ رہنا ممکن نہیں چنانچہ اگر مذہبی جذبات سے علیحدہ ہو کر غور کیا جائے تو ہندوستان کا فرض ہے کہ وہ ہندوستان کے ناکارہ مویشیوں کو ہندوستان سے باہر بھیجے اور ان کے ذبح کرنے کی ہندوستان کے مسلمانوں اور عیسائیوں کو اجازت دیتا ہو۔ ہمارا مذہبی جذبات سے مغلوب ہو کر ناکارہ مویشیوں کو کاٹنے کی اجازت نہ دینا جاری اقتصادی حماقت ہے جس کی معقولیت پسند حلقوں میں داد نہیں دی جا سکتی اور کسی ایک مویشی کو بھی کسی غیر ملک میں بھیجنا تو ہماری اقتصادی خودکشی قرار دی جا سکتی ہے جبکہ صورت یہ ہے کہ ہمارے ملک کے مسلمانوں اور عیسائیوں کو خود ارزاں نرخ پر گوشت کی ضرورت ہے ہم چاہتے ہیں کہ ہندوستان کے معقولیت پسند ہندو اس مسئلہ پر سنجیدگی کے ساتھ غور کریں۔ اور ہندوستان میں جہاں اچھی نسل کی گائے میں اضافہ کرنے کی کوششوں میں سرگرمی اختیار کی جائے وہاں ہندوستان کے ناکارہ مویشیوں کو بھی ملک کی ضرورت کے لئے کام میں لایا جائے۔

(ریاست دہلی ۸/۶/۵۹)

اجماع کا درجہ دین میں

ماہنامہ معارف میں ایک فاضلانہ مقالہ فقہ اسلامی کے ماخذ نکل رہا ہے اس کی تازہ قسط سے ایک اقتباس:-

"اسلام کے قانونی نظام میں اجماع کی بڑی اہمیت ہے۔ اس کا فیصلہ نہایت مستند اور واجب العمل مانا جاتا ہے۔ اس کی مخالفت جائز نہیں ہوتی .... لیکن چونکہ اجماعی فیصلے ہر زمانہ کے اقتضاء اور فقہا کی فکری و ذہنی حالت کو بڑا دخل ہوتا ہے۔ اس بنا پر دوسرا اجماع خاص اسی زمانہ والوں پر واجب ہوگا۔ بعد کے لوگ حالات کی تبدیلی کی بنا پر دوسرے اجماعی فیصلہ پر عمل کرنے کے مجاز ہوں گے۔ اسی طرح ایک ہی زمانہ میں اگر حالات بدل جائیں تو اجماعی فیصلہ بھی بدل جائے گا۔"

فاضل گیلانی؟ تو اجماع کے اس پہلو پر اس سے بھی زیادہ صفائی کے ساتھ لکھ چکے ہیں۔ دلیل قطعی صرف قرآن و سنت ہیں۔ باقی اجماع تو ایک اضافی شئے ہے۔ اس میں تغیر و تبدل ہر دور کے ساتھ ہو سکتا ہے۔ اور ہر دور کا اجماع بہت ممکن ہے کہ دور سابق کے اجماع سے بالکل ہی مختلف ہو ہر پرانے اجماع کو دانستہ پکڑے رہنا دلیل رسوخ فی الدین اور استقامت کی نہیں صرف عصبیت کی ہو سکتی ہے۔

مردم کشی کا تماشہ

ٹائمز آف انڈیا کی ایک خبر ملخصاً:-

نینی تال ۲۲ مئی۔ ضلع گونڈا۔ تھانہ دھنے پور سے خبر آئی ہے کہ شکاریوں کی ایک پارٹی نے جب ایک گاؤں میں جا کر ایک نیل گائے کو مارا تو اس کی لاش کو دیکھ کر گاؤں والے آپے سے باہر ہو گئے۔ خود شکاری یہ جوش جنون دیکھ کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ البتہ سابق میمبر اجودھیا راج کے بھائی گجا نند ڈوڈوال جو محض تفریحاً شکاریوں کے ساتھ چلے گئے تھے اور جن کا شکار کرنے میں کوئی حصہ نہ تھا۔ دیہاتیوں کے جوش کو ٹھنڈا کرنے کے لئے بغیر کسی تنقید کے رک گئے تھے۔ گاؤں والوں نے انہیں گھیر کر مار ڈالا۔

یوپی وزارت نے آج سے پانچ سال قبل اس جانور کا نام نیل گائے کی بجائے نیل گھوڑا رکھ دیا تھا۔ اس پر بھی اس کے ساتھ عقیدت کا یہ عالم ہے۔

گویا انسان کی جان کا شکار ہو گئے نہیں بلکہ اس کے ہم نام ایک بالکل دوسرے اور کاشتکاروں کے حق میں سخت موذی جانور کی خاطر بالکل جائز! اور سرکار ہے کہ بے بسی کے ساتھ محض تماشہ دیکھ رہی ہے! اور گویا دین دھرم میں اہنسا کے جتنے بھی احکام ہیں ان کا تعلق انسان کی جان سے بالکل نہیں!

"صاحب" کی سرزمین پر

واشنگٹن ۲۲ مئی۔ آج یہاں کے محکمہ عدالت نے بیان شائع کیا ہے کہ امریکہ میں جرائم کی شرح رفتار ہولناک حد تک بڑھ گئی ہے جسے روکنے کے لئے نئے قوانین کی ضرورت ہے۔ اٹارنی جنرل نے اپنے خطوط بنام نائب صدر وغیرہ میں دکھایا ہے کہ ملک کا خزانہ ان جرائم کی روک تھام کی مد میں ۲ ارب پونڈ سالانہ سے زائد کی رقم خرچ کر رہا ہے! اور صرف فوجی ہی اخراجات اس سے زیادہ ہیں۔ ملک کی آبادی جس رفتار سے بڑھ رہی ہے اس کی چوگنی رفتار سے جرائم بڑھ رہے ہیں۔ چنانچہ جنوری تا ستمبر میں ۱۹۵۸ء میں ۱۹۵۷ء کے مقابلہ میں اعداد جرائم ۱۱ فیصدی زائد ہوئے۔ اور ۱۹۵۸ء میں ۱۹۵۷ء کے مقابلہ میں اعداد جرائم ۹ فیصدی زائد ہوئے۔ اور ۱۹۵۸ء میں پچھلے پانچ سالوں کے اوسط سے ۴۲ فی صدی کا اضافہ تھا؟

اور یہ امریکہ۔ دنیا کا سب سے زیادہ مہذب شائستہ اور تعلیم یافتہ ملک ہے! اسلامی اور روحانی معیار کو چھوڑیئے خود فرنگیوں ہی کے مادی معیار سے دیکھ لیجئے کہ ان کا بے خدا نظام انہیں کہاں سے کہاں پہنچا رہا ہے!

ولادتیں

مورخہ ۲/۶/۵۹ کو موسیٰ خان صاحب درویش کے ہاں دوسرا لڑکا مورخہ ۷/۶/۵۹ کو عبد العظیم صاحب درویش کے ہاں چوتھا لڑکا مورخہ ۸/۶/۵۹ کو مستری دین محمد صاحب ننگلی کے ہاں دوسرا لڑکا مورخہ ۱۲/۶/۵۹ کو محمود احمد صاحب مالا باری کے ہاں پہلا لڑکا تولد ہوا۔ اللہ تعالیٰ نومولودین کو لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین۔

درخواست دعا

(۱) میری صحت خراب ہے ڈاکٹری علاج کرا رہا ہوں، بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا کرے۔

(۲) میرے دو لڑکے منیر احمد خان اور فاروق احمد خان بے روزگار ہیں ان کے بارہ روزگار ہونے اور احمدیت کے خادم ہونے کے لئے

چندہ مرمت مقامات مقدسہ

کی طرف

دوست جلد توجہ فرماویں

گذشتہ پانچ سال سے مرمت مقامات مقدسہ کے لئے چندہ کی تحریک جاری ہے۔ جس پر ابتدا میں تو احباب جماعت نے کافی حصہ لے کر اخلاص اور قربانی کا ثبوت دیا۔ لیکن اب کچھ عرصہ سے اس مد میں بہت کم آمد ہو رہی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اکثر احباب اس تحریک کو وقتی خیال کرتے ہوئے اس میں متواتر چندہ بھجوانے کی ضرورت نہیں سمجھ رہے ہیں۔ لہٰذا احباب جماعت کی آگاہی اور توجہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ احمدیہ ایریا کے مکانات کی مرمت کا کام ایک مستقل نوعیت کا ہے۔ ان اخراجات کا کثیر حصہ مشروط بہ آمد رکھا گیا ہے۔ اور آمد میں گنجائش نہ ہونے کے باعث کئی ایک ضروری مرمتوں کے کام رکے ہوئے ہیں۔ اور بعض مکانات کی مرمت فوری طور پر برسات سے قبل کروانی جانی ضروری ہے

پس دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اس مد میں حسب سابق زیادہ سے زیادہ امدادی رقوم بھجوا کر فرض شناسی کا ثبوت دیں اور عند اللہ ماجور ہوں۔

جماعتوں کے امراء و صدر اور سیکرٹریان مال صاحبان اور مبلغین کرام اپنے اپنے حلقہ میں اس تحریک کی ضرورت و اہمیت سے دوستوں کو آگاہ کر کے خاص طور پر چندہ کی تحریک فرماویں اللہ تعالیٰ جملہ احباب کو اس تحریک میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظر بیت المال قادیان

ادائیگی زکوٰۃ اور احباب جماعت کا فرض

نماز کے بعد اسلام کی دوسری عملی عبادت زکوٰۃ ہے جس کے معنی مال کو پاک کرنے اور بڑھانے کے ہیں۔ زکوٰۃ کی بڑی غرض یہ ہے کہ ایک طرف امیروں کے مال میں سے غریبوں کا حق نکال کر اسے پاک کیا جائے اور دوسری طرف غریبوں اور بے سہارا لوگوں کی امداد کا سامان مہیا کر کے قوم کے مقام کو بلند کیا جائے اور اس کے افراد کو اوپر اٹھایا جائے۔ زکوٰۃ کی شرح ہر صاحب نصاب شخص پر ۲½ فی صدی سالانہ کے حساب سے فرض قرار دی گئی ہے اور زکوٰۃ کی ادائیگی نہ کرنے والا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسی طرح قابل مواخذہ ہے جس طرح کہ تارک نماز۔

بعض لوگ غلط فہمی سے دیگر جماعتی چندوں کو زکوٰۃ کا قائم مقام سمجھتے ہوئے اس کی ادائیگی سے غفلت برتتے ہیں۔ حالانکہ کوئی اور چندہ زکوٰۃ کا بدل نہیں سمجھا جا سکتا۔ اگر ہمارے احمدی احباب اور ہماری بہنیں اپنا محاسبہ کریں اور زکوٰۃ کے متعلق اپنی ذمہ واری کا صحیح احساس رکھتے ہوئے جائزہ لیں تو اکثر گھروں سے خدا کے فضل سے کچھ نہ کچھ زکوٰۃ نکل سکتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ احباب جماعت اور ہماری بہنیں اپنا محاسبہ کر کے اس اہم فرض کی طرف متوجہ ہوں۔ چند ماہ سے اس مد میں آمد کی رفتار بہت سست اور غیر تسلی بخش ہے۔ اور کمی آمد کے باعث کئی ایک ضروری اخراجات رکے ہوئے ہیں۔

امید ہے دوست اس فرض کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرماویں گے۔

ناظر بیت المال قادیان

تقاریب نکاح و رخصتانہ

مکرم شیخ محمود الحسن صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ خانپور ملکی کی دو لڑکیوں کے نکاح قادیان کے درویشان سے ہوئے ہیں۔ اسی طرح مکرم سید رمضان علی صاحب کے ایک لڑکے کی شادی اور ایک لڑکی کا رخصتانہ مورخہ ۶/۵۹ بروز جمعرات ہوا۔ احباب ان رشتوں کے جانبین کے لئے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرماویں۔

ان ہر دو احباب نے اس خوشی کے موقعہ پر دس روپے برائے تعمیر مساجد بیرون اور پانچ روپے برائے نشر و اشاعت اور پانچ روپے برائے اعانت بدر عنایت فرمائے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار بشیر احمد خادم مبلغ جماعت احمدیہ بھاگلپور (بہار)

اعلان دعا - غلام احمد صاحب ماڈل صدر جماعت احمدیہ قادر صاحب شیخ ساکنان ہاری پاری گام بہت بیمار ہیں۔ جملہ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ان احباب کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد ایوب مبلغ ہاری پاری گام (کشمیر)

رپورٹ کارگذاری دفتر مقامی تبلیغ زائرین قادیان

بابت ماہ مئی ۱۹۵۹ء

از مکرم مولوی اللہ دین صاحب انچارج دفتر زیارت مقامات مقدسہ قادیان

ماہ مئی ۵۹ء میں آنے والے زائرین کی تعداد ۷۰۸ ہے۔ ان سب کو قادیان کے ماضی و حال کے تفصیلی حالات بتا کر حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود کی کتب سے موجودہ و آئندہ زمانہ سے متعلق پیشگوئیاں بتائی گئیں۔ ان کے علاوہ جو پیشگوئیاں اب تک پوری ہو چکی ہیں وہ بتائی گئیں۔ اور حضرت مرزا صاحب کی سچائی کے متعلق دیگر مذاہب کی پیشگوئیاں بھی سنائی جاتی رہیں۔ آنے والوں میں سے اکثر بہت متاثر ہوتے رہے اور اس دہریت کے زمانہ میں پیشگوئیوں کے پورا ہونے کو حیرت و استعجاب سے سنتے۔ آنے والے زائرین کو ان کے مناسب حال لٹریچر بھی پیش کیا جاتا رہا جس کو وہ خوشی سے قبول کرتے رہے۔

اب تک اس دفتر کے ذریعہ مقامات مقدسہ کی زیارت کرنے والے افراد کی تعداد ۱۲۹۶۴۳۱ ہے اور دفتر کے ذریعہ تقسیم کردہ لٹریچر کی تعداد ۲۴۷۶۵ ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ نیک نتائج برآمد فرمائے۔ آمین۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

وعدہ کنندگان تحریک جدید توجہ فرمائیں

ایسے احباب جنہوں نے تحریک جدید کا وعدہ کیا اور ابھی تک ادائیگی نہیں کی ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ اب سال ختم ہونے میں صرف پانچ ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ اب ایسے دوستوں کے لئے مزید انتظار نہیں کرنا چاہیئے۔ وہ دوست جنہوں نے سال کے آخر میں ادا کرنے کا وعدہ کیا تھا یا وہ احباب جنہوں نے ادائیگی کے وقت تعیین نہیں کی تھی وہ اب ادائیگی میں تاخیر نہ فرمائیں عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ سال کے آخر کا انتظار کرنے والے دوست ادائیگی سے محروم رہ جاتے ہیں اس طرح وہ حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ ذیل فرمان کے مطابق نقصان اٹھاتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ سے کیا ہوا وعدہ بہت بڑی ذمہ داری رکھتا ہے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ وعدے جو خدا تعالیٰ سے کئے جاتے ہیں وہ مسئول ہیں یعنی ان کے بارے میں جواب طلبی ہوگی وہ آدمی جس نے وعدہ نہیں کیا وہ کمزور ہے اور خدا تعالیٰ اسے حقارت کی نگاہ سے دیکھے گا لیکن جس نے وعدہ کیا ہے اور اسے پورا نہیں کیا وہ مجرم ہے اور خدا تعالیٰ اسے سزا دے گا"

حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کو پیش کرتے ہوئے گذارش ہے کہ جن دوستوں کا وعدہ ابھی تک قابل ادا ہے وہ جلد از جلد ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو ہوں۔

اللہ تعالیٰ سب کو توفیق عطا فرمائے۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ ہندوستان توجہ فرمائیں

دفتر ہذا کی طرف سے چندہ وقف جدید سال دوم کے وعدہ جات اور وصولی کے لئے متواتر توجہ دلائی جا رہی ہے لیکن پھر بھی بہت سی جماعتیں اور احباب ایسے ہیں کہ جن کی طرف سے وعدہ جات چندہ وقف جدید موصول نہیں ہوئے۔ اس لئے آپ کی فوری توجہ کی ضرورت ہے کہ آپ اپنی مقامی جماعت کا جائزہ اسی رنگ میں لیں کہ جماعت کا کوئی فرد مرد ہو یا عورت بچہ ہو یا بوڑھا اس تحریک میں حصہ لینے سے رہ نہ جائے۔ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خاص طور سے جماعتی ترقی و تربیت کے لئے یہ تحریک فرمائی ہے اور ہم خدام احمدیت کو خدمت دین کا ایک اور ذریعہ میسر آیا ہے اسلئے اب ہم سب کا فرض ہے کہ اس موقعہ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھاتے ہوئے بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ اس طرف فوری توجہ فرما کر وعدہ جات حاصل کر کے دفتر ہذا کو بھجوائیں گے اور ساتھ وصولی کا انتظام بھی فرماویں گے جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

سیکرٹریان تبلیغ جماعت احمدیہ ہند توجہ فرمائیں

نظارت ہذا کی طرف سے جملہ صدر صاحبان اور سیکرٹریان تبلیغ کی خدمت میں درخواست کی گئی تھی کہ مقامی جماعت کی تبلیغی رپورٹ ماہ مئی و جون کے پہلے عشرہ میں بھجوا دیں۔ لیکن تا حال بہت سی جماعتوں کی طرف سے رپورٹ موصول نہیں ہوئی اسلئے بذریعہ اعلان ہذا دوبارہ توجہ دلائی جاتی ہے کہ جلد از جلد رپورٹ بھجوا کر ممنون فرماویں جزاکم اللہ

خبرنامہ

ٹریونڈرم ۱۲؍ جون۔ کانگریس پرجا سوشلسٹ پارٹی، مسلم لیگ، نائر سروس سوسائٹی اور دیگر جماعتوں نے کیرالہ کمیونسٹ وزارت کے خلاف جو ڈائرکٹ ایکشن شروع کیا ہے اس سلسلہ میں آج سے سرکاری دفاتر کے باہر پکٹنگ بھی شروع کر دی گئی ہے۔ آج صوبہ بھر میں اپوزیشن لیڈروں نے مختلف ضلع کے کلکٹروں کے دفاتر کے باہر پکٹنگ کی۔ مختلف مقامات سے متعدد گرفتاریوں کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔

ٹریونڈرم ۱۲؍ جون۔ کیرالہ کے وزیر اعظم نمبودری پاد نے آج ایک پریس کانفرنس میں انکشاف کیا کہ انہوں نے وزیر اعظم پنڈت نہرو کو کیرالہ آنے کی دعوت دی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ انہوں نے وزیر اعظم کو کیرالہ کے دورہ کا دعوت نامہ ان کی خواہش کے پیش نظر بھیجا ہے۔ کیونکہ انہوں نے دہلی میں اپنے بیان میں کہا تھا کہ وہ کیرالہ جانے کے خواہشمند تھے مگر جا نہیں سکے۔ لیکن اس کا اگر رسمی یا باقاعدہ بلاوا آیا تو وہ ضرور وہاں پہنچ جائیں گے۔ مسٹر نمبودری پاد نے کہا کہ ابھی تک مسٹر نہرو کی طرف سے درخواست نامہ کی منظوری نہیں آئی۔ لیکن انہیں توقع ہے کہ وہ یہ دعوت نامہ قبول کر لیں گے۔ اور جلد کیرالہ کے دورہ پر آئیں گے۔

نئی دہلی ۱۳؍ جون۔ ریلوے بورڈ نے تمام بھارتی ریلوں کے جنرل منیجروں کو ہدایت کی کہ وہ ریلوں پر طلباء کی خواتین مسافروں سے ہلڑبازی کو ریلوے پولیس اور مجسٹریٹوں کی مدد سے سختی کے ساتھ کچل دیں۔ جو ہدایت جاری کی گئی ہے اس میں کہا گیا ہے کہ مرکزی وزیر داخلہ اور ریلوے منسٹر گاڑیوں میں سفر کرنے والی طالبات اور خواتین کے ساتھ بدسلوکی پر سخت پریشان ہیں۔ اور صوبائی سرکاروں سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اس معاملہ میں ضروری کارروائی کریں۔

کھٹمنڈو ۱۲؍ جون۔ کھٹمنڈو میں بھارت کے وزیر اعظم پنڈت نہرو کے قیام کا آج تیسرا دن تھا۔ آج صبح آپ کھٹمنڈو کے نزدیک بعض مقامات دیکھنے گئے۔ قصبہ بھگت پور جو کھٹمنڈو سے دس میل دور ہے۔ شری نہرو کا ہزاروں نے شاندار استقبال کیا۔ وہاں بھگت پور میونسپلٹی کے سواگتی ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے شری نہرو نے کہا۔ بھارت اور نیپال جیسے ممالک سخت محنت اور مشقت کر کے ہی ترقی کر سکتے ہیں۔ انہیں ایک دوسرے سے بہت کچھ سیکھنا ہے۔ آپ نے نیپال کے لوگوں کو مشورہ دیا کہ وہ نئے نیپال کی تعمیر کے لئے ان تھک محنت کریں۔ اور خود کو نیپال کی تعمیر نو کے لئے وقف کر دیں۔ آپ نے یہاں پرانے ہندو مندر اور بودھ دھرم مندر دیکھے اور گاندھی سمارک سمیتی کی طرف سے قائم کئے جانے والے ہوائی سنگ بنیاد رکھا۔ بعد میں آپ للت پور گئے۔ وہاں بھی آپ کو سواگتی ایڈریس پیش کیا گیا۔ آپ نے ان دو مقامات پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ آج کا دور عوامی دور ہے۔ مگر محض سوشلزم اور مذہب کے نام کی مالا جپنے سے کچھ حاصل نہ ہو سکے گا۔ حقیقی ترقی کا تقاضا ہے کہ ملک کی ساری آبادی ڈٹ کر محنت کرے۔ ہم بھارت میں ایسا ہی کر رہے ہیں اور ہم نے کافی کامیابی حاصل کی ہے۔ بیشن پیا پاٹن محلہ میں شری نہرو کو استقبالیہ ایڈریس دیا گیا۔ ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے آپ نے کہا کہ مذہب کو انسان کی ترقی کی راہ میں روک نہیں بننے دیا جانا چاہیئے۔ آپ نے مندروں میں جانوروں کی قربانی دینے کی رسم کی مذمت کی اور کہا کہ آج جس بڑی قربانی کی ضرورت ہے وہ ہے انسان کے سکھ اور آرام کی۔ اور اسے انسانیت کی ترقی اور بہبود کے لئے ذاتی سکھ اور آرام ترک کرنا چاہیئے۔

امرتسر ۱۳؍ جون۔ واہگہ سرحد پر آج ہندوستانی اور مغربی پاکستان کی سرحدی پولیس کے اعلیٰ افسران کی کانفرنس منعقد ہوئی جس میں سمگلنگ کی روک تھام کے لئے مؤثر اور سخت اقدامات پر غور کیا گیا۔ نیز سمگلروں کی فہرست کا تبادلہ کیا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ ان فہرستوں میں دونوں ملکوں کے سرحدی دیہات کے سینکڑوں اشخاص کے نام شامل ہیں۔

نئی دہلی ۱۲؍ جون۔ ہندی آبادی کی آئندہ مردم شماری کا کام ماہ فروری ۱۹۶۱ء میں شروع ہو کر ۱۳؍ مارچ ۱۹۶۱ء تک ختم ہو جائے گا۔ ۱۹۵۱ء کی مردم شماری کی مانند اب کے بھی گنتی کا وقفہ ۲۲ دنوں سے زیادہ نہیں ہوگا۔ لاہول اور سپتی کے علاقوں میں گنتی ۱۹۶۰ء کے موسم خزاں میں ہو جائے گی۔ کیونکہ اس کے بعد برف پڑنے کے سبب ان علاقوں سے رابطہ مشکل ہو جاتا ہے۔ مردم شماری میں دیگر امور کے علاوہ زمین، صنعت، کاروبار، تجارت، پیشوں، علاوہ زرعی محنت کشوں، کاشتکاری وغیرہ کے بارہ میں اعداد و شمار جمع کئے جائیں گے۔ مردم شماری میں افراد کی ازدواجی حیثیت، جائے پیدائش، مادری زبان، تعلیم، کام کرنے کی جگہ وغیرہ کے متعلق بھی معلومات حاصل کی جائیں گی۔

نئی دہلی ۱۳؍ جون۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ بھارتی کوہ پیماؤں کی ایک پارٹی نے ہمالیہ کی ایک ۲۰۹۵۰ فٹ بلند بندر پونچھ چوٹی سر کر لی ہے اس پارٹی کے لیڈر جگجیت سنگھ ہیں۔

کھٹمنڈو ۱۳؍ جون۔ وزیر اعظم پنڈت نہرو نے کل شام کھٹمنڈو میں ایک بھاری پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ نیپال اور بھارت کے تعلقات بالکل واضح اور صاف ہونے چاہئیں۔ اور اعلان کیا کہ بھارت نے آج تک جو ملک کا بھی بالکہ بیجز ملا ہے اس سے کبھی بے وفائی نہیں کی۔ آپ نے مزید کہا کہ بھارت کسی بھی ملک کے جن میں نیپال بھی شامل ہے اندرونی معاملات میں کوئی مداخلت کرنا نہیں چاہتا۔ اور نہ ہی نیپال کی اندرونی سیاست کے متعلق کچھ کہنا میرے لئے واجب ہے۔ میں صرف اتنا کہہ سکتا ہوں کہ آپ کے ملک میں ایک بہت بڑے انتخاب کے بعد نئی گورنمنٹ بنی ہے۔ اور عنقریب ہی آپ کے نئے آئین پر عملدرآمد شروع ہو رہا ہے۔ ہم نئی گورنمنٹ سے دوستی چاہتے ہیں۔ بھارت کو نیپال کے ساتھ ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر باہمی تعاون سے آگے بڑھنے میں بے حد خوشی محسوس ہوگی۔ آپ نے نیپالی عوام کو مشورہ دیا کہ وہ نیپال کو ترقی کے زینہ پر لے جانے کے لئے سخت محنت کریں۔ وزیر اعظم کی تقریر سننے کے لئے لاکھوں مرد عورت پریڈ گراؤنڈ میں جمع تھے۔ کھٹمنڈو میونسپل کمیٹی کی طرف سے منعقدہ ایک تقریب میں انہیں پنچ شیل کا جنم داتا کہہ کر مخاطب کیا گیا تھا۔

چنانچہ پنڈت نہرو نے اپنی تقریر میں ان الفاظ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ میں نہیں چاہتا کہ مجھے اس طرح پکارا جائے اور سوال کیا کہ اس وقت پنچ شیل ہے کہاں؟ اور کہا کہ کچھ لوگوں نے اپنی مطلب براری کے لئے پنچ شیل کا رسوائی تک نام اپنی زبان پر چڑھا لیا ہے۔ اور جس ڈھنگ سے پنچ شیل کے نام پر کارروائیاں کی گئی ہیں اس سے یہ لفظ اپنی اہمیت کھو بیٹھا ہے۔ ہونا تو یہ چاہیئے کہ پنچ شیل اور اس پر عمل کیا جائے۔ نہ کہ محض پنچ شیل کے نعرے لگائے جائیں۔ بین الاقوامی حالات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا بندوقوں کے پاس اس وقت تباہ کن ہتھیار آ جانے سے اب یہ دنیا تباہی کے دہانہ پر کھڑی ہے۔ انسان نے ایسی ایٹمی طاقت حاصل کر لی ہے جس سے وہ نہ صرف اپنے تمام مسائل حل کر سکتا ہے۔ بلکہ ساری دنیا کو تباہ کیا جا سکتا ہے۔

لاہور ۱۳؍ جون۔ پاکستان سرکار نے اپنا صدر مقام کراچی کی بجائے راولپنڈی اور مری کے درمیان پوٹھوہار کے علاقہ میں واقع ایک جگہ پر منتقل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ فیصلہ حال ہی میں منعقدہ گورنروں وزراء اور اعلیٰ سول و فوجی افسروں کی میٹنگ میں کیا گیا ہے جو کہ صدر جنرل ایوب کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ یہ فیصلہ اس مقصد کے لئے بنائی گئی کمیٹی کی سفارشات کے مطابق کیا گیا ہے جس نے آب و ہوا اور قومی اہمیت کے لحاظ سے کراچی کو پاکستان کا دارالخلافہ بنائے رکھنے کے خلاف رائے دی تھی۔ چنانچہ نئی جگہ دارالخلافہ کیلئے منتخب کی گئی۔

۳۲ صفحہ کا رسالہ
اسلام کا ایک عظیم الشان معجزہ
تمام جہان کے لئے عموماً
ہندو اور سکھ اقوام کیلئے خصوصاً
کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الہ دین سکندر آباد۔ دکن

قادیان کے قدیمی دواخانہ کے مفید مجربات!

زدجام عشق — قیمتی ادویہ سے مرکب بہترین ٹانک۔ اعصاب کو تقویت دے کر جسم میں نئی طاقت پیدا کر دیتا ہے۔ ایک ماہ کا کورس پندرہ ۱۵/ روپے۔

تریاق معدہ — بلغم اور ریاح کے مادہ کو دور کرتی ہے اور پرانے بخاروں اور پرانی کھانسی کے لئے مفید ہے ایک ماہ کورس پانچ روپے۔

حب مرواریدی عنبری — دل و دماغ کی تقویت کی خاص دوا۔ دماغی تھکن کو دور کر کے طبیعت شگفتہ بناتی ہے۔ دل کی کمزوری کے لئے بے حد مفید ہے قیمت مکمل کورس چالیس روزہ ستائیس روپے

نوٹ: ان کے علاوہ دیگر مفید اور زود اثر ادویات کی فہرست ہم سے مفت طلب کریں۔

ملنے کا پتہ:- پرچار بہمی اوشدھالیہ (دواخانہ خدمت خلق) قادیان پنجاب

۸۰ صفحہ کا رسالہ
مقصد زندگی
اور
احکام الٰہی
کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الہ دین سکندر آباد۔ دکن